

CALL No. { ۸۹۱۵۴۳۱ } ACC. NO. ۴۸۸۴
 AUTHO ۹۱۴
 ۱۵۴۳۱
 ACKS ۱
 - ۲۰۶۰۶۰۶۰



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حسب فرايش ضباب حاجی محمد سعید صاحب تاج برکت کائنات خلاصی گوار (۸۵)

گلستانِ معرفت

در بیانِ صفاتِ حق تعالی

بانتظام احقر العابد حاجی رحمت رب شید محمد علی رحیم غفر له الله الرحیم

و طبع معنی و طبع انوار

[illegible][illegible][illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وقد تعلقى بنابر عشق فرشتہ ارجمند وصال صنمنا
و نایب عشق چہل بچہم چہل جانان مرا متنا
لگاؤ آتش ملاؤ دکا و صدم کھٹنے کی بے متنا

[illegible]

دیوان ضامن

۹۶
۹۷

عادتوں کے پیکر پر عجب کو عجب ہی ہو قیام
میں کجاں اس کا بار اور زمین بھجے کار
میں کجاں اس کا بار اور زمین بھجے کار
میں کجاں اس کا بار اور زمین بھجے کار

| | |
|------------------|--|
| بن بن یحٰیی طراب | |
| بل بل هو اکباب | |

مجنون بن کے پھر رہا
اگ لگی ہے عشق کی

فخیر دعویٰ باضطرار ببارانی ندائے موسیٰ
 باضطرانی دل جو غم بالغفظ انی صد اموی
 میں ایسی بیکار تار اعلان بقیہ رسی مجھ کو مارا

ساحلی علی فراق خان جبناک نم حالی
گشتم دور فراق اگر بنم حیات یا بم
راق جانمین چرخان صبا کجایم

[illegible]

جیسا کہ ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں ایک بار تو ایسا موقع ملے گا کہ وہ اپنے دل کی بات کہے اور اپنے ضمیر کی آواز سنے۔ اگر وہ اس موقع کو غلط استعمال کرے تو اس کی زندگی برباد ہو جائے گی۔

| | |
|--|--|
| اگر یہ زمین میں آن جیسی قوت و جہاں بل قدم چراغ سازم کہ جان خود کو اٹھائے کشت کعبہ | کہ چند غافل ز حال کین باقی شئی تہمتوی در جان لے شکلاہم فغان تہمتی الیک اذلی |
| اگر تو خواہی بوجل ضامن فانت و اللہ اہل ذالک چو قتل سازی من گدار فاین لمجاو کیف ماوے | |
| اگر تیرا سیر و کھیر تھا محزون جہاں اکیلا تو سارا حال علی فراق جو کس کو تو جی ٹھہرین | و قد تلبی بآخر منہ کی ملنے کی ہر تنہا فجیر دعو باضطراب بقیرا کی بجھو مارا |
| اؤ القینا جیسا کہ اس کے چھپن پائون پور خدا نفسی علی تبا و جی کعبہ ہی ہر قبلہ | اقل عجز ابرق قول ایسا دوسرے مجھے بھلا لیا فان شئی علیک لے مجھے عشق ہر اس صنم کا |
| فان تہمتی بوجل ضامن تو میں بھی حاضر ہوں میری جہانان وان تفرج تفضل نفسی تو کہیں میرا کسان ٹھکانا | |
| میں نے تو گردن شوق کو اٹھایا ہے فراق جہاں میں رہ کر ہوں فراق جہاں نہ فرم عالی | جلال کو دیکھو لگاؤ آتش فتنہ ارجو وصال صنما میں نے اپنے پیار کا تار مہون بر لکے فی ندر اموسی |
| جو مجھے سکی دھڑکے رفت و جہاں ملے قدم خدا ہوں بہتر کہوں کہ ہم اٹھو لاکھ کشت کعبہ | اگلا کہیں سے تیرا عشق باقی شئی تہمتوی لو کہ تار مہون گداسکے وان تہمتی الیک اذلی |
| بوجل ضامن سے بوجھنا فانت و اللہ اہل ذالک | تو قتل سازی من گدار فاین لمجاو کیف ماوے |

جیسا کہ ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں ایک بار تو ایسا موقع ملے گا کہ وہ اپنے دل کی بات کہے اور اپنے ضمیر کی آواز سنے۔ اگر وہ اس موقع کو غلط استعمال کرے تو اس کی زندگی برباد ہو جائے گی۔

دیوان ضامن

اگر تو خواہی بوجل ضامن فانت و اللہ اہل ذالک
چو قتل سازی من گدار فاین لمجاو کیف ماوے

شمع سے پروانہ کو جل گئے پر دیکھنا
چرخ چارم سریان تم بھی تر دیکھنا
بروہ دری دیکھنا روزن در دیکھنا
اُسکے بغیر ز کوئی غالی نہ گھر دیکھنا

سُنّتے ہیں آئین گے وہ لاشہ عاشق تہ پیار
تو بھی تو صفا من کبھی دو گھڑی مرد کی صفا

تیغ بُرّان کے تلے شکر کا قابل دیکھا
اس گران بار کا انسان کو حامل دیکھا
بہر الفت کا کسی زو نہیں ساحل دیکھا
جب سُر اس پر روشین کو سر محفل دیکھا
لب ہر زخم کو تر آب کا سائل دیکھا
لطف تو فرجے امہہ کامل دیکھا
جنے دل بھر کے تجھے ماہِ شمائل دیکھا
ہمنے آنکھوں میں ترس زہرِ ملاہل دیکھا
زیرِ تشییر عبادت میں یہ کامل دیکھا

[illegible]

دیوان مظاہر

دو بهر یک
افزون دهمین نیز برای جلوه شمارها
خواب گم گشته بودی شاگردان خدا را
اسکی گلین عاشق نیز اهل جوارها
دو لاسکان کوچه در میانین جوارها
دو نامین اسکی کوئی اهل فن را
فنامین نقابین اهل فن را
دو بهر یک

میری بیادست زبخت غار اکر دیا
 ہستی دہی سے تارا کر دیا
 ایک قطرہ تھا جو دریا کر دیا
 گئی طوفان رحمت سے بھٹ کر دیا
 خاکساری سے اظہار کر دیا
 لگاؤ بندہ ملا سے شہت خاک

| | |
|--|---|
| وہ تیرے پاس ہو کر ڈھونڈھے ہو تو کہیں معنی تھم وجہ کو فہمید چاہیے وہ جان میرے جان میں ایسا ہوا محیط | اپنی خودی میں آپ تو اسکو چھپا رہا ہر طرف جلوہ گر، وہ جلوہ دکھا رہا دلین ہمارے کوئی نہ اُسکے سوا رہا |
|--|---|

| |
|---|
| ضمنا من تو را ز انفسک عین جان سے دیکھو تا نفس کو آب وہ تجھ میں ہلا رہا |
|---|

| | |
|--|---|
| اے پری تو نے مجھے کیا کیا مست و سیکل ناتوان بچانوں قیس نے آخر آنا لے لے لے لے دیکھ لو حالت میری اور دوستو اُسکے کوچ میں بھجھوڑا ای صبا وادی دشت میں مجنون کی طرح اور مگر تیری فرقت نے مجھے اور مرے یہ صفت زینائی دکھا گلبدن ز خونسی میرا تن بدن کو بچہ جانان کو اپنی خون سے | بے خبر مجھوں و شہید اکر دیا عشق نے ہکویہ کیا کیا کر دیا عشق نے ادنیٰ و اعلیٰ کر دیا اُلفت جانان نے ایسا کر دیا خاک کا میری لگو لا کر دیا شور و محشر ہم نے پیدا کر دیا ہر گلی کو چے میں رُسا کر دیا مصفت سمنے اپنا سودا کر دیا تو نے قاتل گل ہزارا کر دیا لالہ لسان گلزار سارا کر دیا |
|--|---|

یقین ہے کہ عدم کو وہ دریا بھر جا
 مثال قبلہ ناقبہ خدا بھر جا
 جسنگاہ میں گل رعنا کی ہونکلا سے پڑ
 اسی چین کیسرت کو تواری صبا بھر جا

دیوان ضامن
 مجھ کو تو نے کتنے شوقوں خبر بجا
 تو جی بھونکے آتی ہوئی قضا بھر جا
 تو اپنے شہر سے بے خیم کے مزار بجا
 تو اپنے شہر سے بے خیم کے مزار بجا
 تو اپنے شہر سے بے خیم کے مزار بجا
 تو اپنے شہر سے بے خیم کے مزار بجا

ہم خلق ہیں کہ ادھوا ہوا عالم سب
 جس کی جگہ کا مسطر داغ ہو ضامن
 عشق آیانہ ہے سب کی دھجیا
 جلد وہ یار بر ملا دھجیا
 ہر ایک انسان میں ضامن دھجیا

جب کہ غم بہ نہ صاف نہ فرخ نہ بخش
خامس کج لہو بن با تو کیا ہوا
چین بن سب کج کھلا با تو کیا ہوا
چین کوہ دشت دیبا با تو کیا ہوا

| | |
|---|---|
| آتش شوق نے دیا ہو چھونک اپنی صورت کا آپ ہی عاشق ہو کے ظاہر ظہور میں وہ چھپا جو گیا کو سے یار میں نہ بچا جب خودی گم گئی میان گئی موج دریا کی طرح اُسکو کہیں | جان و دل اور جگر جدا دیکھا آپ پر آپ مبتلا دیکھا ہمنے اُسکایہ حوصلہ دیکھا کو چہ یار پر بلا دیکھا بجہ آپ کو خدا دیکھا بجہ وحدت کا آشنا دیکھا |
|---|---|

اُسکو دیکھا نہ تو نے جب ضامن
اور دیکھا تو تو نے کیا دیکھا

| | |
|--|--|
| اُس بیوفا سے دلوں لگایا تو کیا ہوا بن وصل یار کے جو فنا ہو گئے تو کیا غنجہ ہمارے دل کا کھلایا نہ اُصبا کیا کیا غم فراق میں روتا ہوں اتدن ہم کو آئینے میں تجھیں دیکھتے ہیں بار جسم کہ دم عدم کو نکل کر چلا گیا دلچسپ ہی ہو چہ کہ دہلکا کا پیار ہو | بے غرض ہمنے ناز اٹھایا تو کیا ہوا نام و نشان اپنا شایا تو کیا ہوا گلشن میں تو نکل جو کھلایا تو کیا ہوا ظاہر میں تہی ہو نہ پایا تو کیا ہوا گو تہی سے منہ کو چھپایا تو کیا ہوا وہ اُچھے گھر میں بار جو آیا تو کیا ہوا اگر ہو پری بناؤ بسنا یا تو کیا ہوا |
|--|--|

پوستے دل کے چھوٹے چھوٹے
کہ آنکھوں میں جب غم نہ ہو
چین کیا خیال نہ ہو
کوئی بان قبا میں جو آیا تو کیا
ہو تو کھاتی ہے تلوار بیری
کہ رست نہ ہو چھپا یا تو کیا
تہی ہو نہ پایا تو کیا
کہیں کوئی حلت سجایا تو کیا
بہت ہنسنے دھونڈھا نفل میں نہ پایا
صنم تہی دل کو جو آیا تو کیا
یہ رنگ خاکسار ہاتھ نہیں تو کیا
ہوا تو نے لگایا تو کیا
ہوا تو نے شہر جہان میں عدم سے
بہن تو نے خاک میں
سب اس کے ہوتے تو کیا
بگو بن کر آئی تو کیا
خدا یا جو کھلا تو کیا
وہ جو ہم سے تو کیا
مقام پناہ نام تو کیا
خودی کے زین میں تو کیا

دہان صاف

دل تھا ہمارا کیا کہیں غم خاں جلیکا
 دینا نہیں تو ایک بھی جود عشق سے
 اس شمع پر یہ دل پروانہ جلیکا
 ہوش تھا یہ مجھ سا جود شراب کا
 راز و دان کوئی نہیں گرو مسلمان اپنا
 لکھ گیا یا ابلہ وادی فران
 ہمارے لکھ گیا یا ابلہ وادی فران
 ہمارے لکھ گیا یا ابلہ وادی فران

| | |
|---|--|
| <p> نہ ہم بیان سے جاتے نہ تم رنج کھاتے جو ضامن کو گھر پر بلایا تو دیکھا </p> | <p> جان می ل بھی یادید یا ایمان اپنا خاک ہو تھخہ پہلی چاک ہر دامن اپنا چشمہ ٹھون ہر دامن پر گریان اپنا مصحف رک محمد کی تلاوت کیجے ہما و تنائی میں تنہا گیا وہ چھوڑ کر آج چارہ سازی دجلی ہا طیبہ نکی کھی غم بیا در دلیا گریہ بیا نالہ لیا سینہ و دل میں پر از داغ برنگ لالہ پشت مار ہر اور ہکو ہر مار و نکی شمار جاہ بن اسکے زینا کی صفت آبار و چشم گریان ہر جگر سوز ہر دامن ہر کتا ہر یہ سجود ملائک شہر عالی درجات مانج بہت کی طلب ہے نہ حور و نکی ہر </p> |
|---|--|

دل تھا ہمارا کیا کہیں غم خاں جلیکا
 دینا نہیں تو ایک بھی جود عشق سے
 اس شمع پر یہ دل پروانہ جلیکا
 ہوش تھا یہ مجھ سا جود شراب کا
 راز و دان کوئی نہیں گرو مسلمان اپنا
 لکھ گیا یا ابلہ وادی فران
 ہمارے لکھ گیا یا ابلہ وادی فران
 ہمارے لکھ گیا یا ابلہ وادی فران

آئے جاکر گھر سے مرادہ انہی جاکر گھر سے
 با تو جی جاننے لگا خایا میں نے لگا
 کافر سے غم نہ ہو جو میں نے لگا
 کافر سے غم نہ ہو جو میں نے لگا
 کافر سے غم نہ ہو جو میں نے لگا
 کافر سے غم نہ ہو جو میں نے لگا

وہاں جا کر گیا وہی ضامن
ہو اس کا گناہی زلفت دوانے ماریا

زنجیر بگرہ ملا بھی تو لب بام ملا
دراہ چلیا بل تو زلفاقت وہ کی

بیدرون بھی تو خاک نہ آرام ملا
بھڑا اچھے ملا اور نہ کہیں نام ملا

دعہ وصل نہیں دے دیا وہی نام ملا
وہ بھی صبح ملا اور نہ کہیں نام ملا

اس کمان ابرو کا ہیر سول چھن گیا
نوبہا ر سبزہ حسن پر پرو سے خدا
چوہ میں اور غم میں ہمیشہ بے ربط ایسا رہا
شرم میں شرمیو شرارت ہو اٹھا دی محلب

زلف کا چلا جو دیکھا میں چلنے لگا
ہوئے ہی فرقت کے پھیر میں تو دم کھانے لگا
یا تو غم کھاتا تھا میں یا بھگو غم کھانے لگا
یو جب جاتا رہا تو جب بھی شرم مانے لگا

برق کے مانند آچکا بھر عشق ناز میں
خرم ہستی ترا ضامن جو بل جانے لگا

دل شہید کو تیغ جھانے مار لیا
نہ چارہ سازی چلی عشق میں ملیبونکی
مسیح دم بھی مرزا د میں تھنا سے بھی
دل سے ساتھ پھر آشاہ ناز میں کو ہم
یہ ناز وغرہ کر شہ نہیں کسی ثب میں
کسی کو کیا ہو تمنا کسی سے کیا ہو شہید
تھارے پاں کی سحرخی نے کرو یا ہو شہید
جہاں حسن کا پردہ کبھی نہیں اٹھا
تھارے خفگی سے جو جیو لبو نہ ہو جان

کسی کے غمزدہ ناز وادائے مار لیا
مرض عشق کو کامل دوانے مار لیا
تھاری چشم سہم سرمہ سانے مار لیا
صد اترتہ فاکو ابلے نے مار لیا
جہاں کو آپ کی تر جھی دانے مار لیا
دعا سول کے ہین آشنا نے مار لیا
ہین تو سرخی رنگ جھانے مار لیا
ہین تو آپ کی شرم دیا نے مار لیا
بلا غصہ و جورو جھانے مار لیا

وہ بھی صبح ملا اور نہ کہیں نام ملا
وہ بھی صبح ملا اور نہ کہیں نام ملا

عشق میں کفر کا فر میں اسلام ملا
کہ وہ دین میں کفر کا فر میں اسلام ملا

دل با جان غمی خلق میں بونا نام ملا
دل با جان غمی خلق میں بونا نام ملا

مطلع ادبش از مطلع میراد و مطلع
ابیش از مطلع نثر او و ادق فصاحت
طوطی عشاق در وصفش باریشان و اقدام
کتابت از مقام چون مدقش کمر گران
پای نزالان جنت جولان و نبات
شعرا افسح البیان در محاسن
نمایش از بحرانی ننگ قدم آید عشق از
بیز ترست از زبان میثان بیانت نشان
در دای قیامت آباد از کلام
جولانی ننگ قدم آید

| | |
|-----------------------------|--------------------------------|
| تیری آنکھ نہیں وہ اثر دیکھا | مار ڈالا وہیں جدھر دیکھا |
| یار تھے اوھر اوھر دیکھا | پرند تھے کبھی اوھر دیکھا |
| وصل کے دن قیام کیا جلا | اسکو فی الثار و الشقر دیکھا |
| رحم اسکو کبھی نہ آیا ہاے | ہنسے قدموں پہ سر بھی دھر دیکھا |
| دار فانی میں لیا دیکھا ہے | جسطح خواب میں تم دیکھا |
| چارہ سازی نہ کی مسجودم | تم بہ تلو تلو طرح سے مرد دیکھا |
| واہ و ابار گاہ حضرت عشق | تیرے کوچے میں شور و شر دیکھا |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خامہ سے گوید بآواز صریح
مے کس نم مرغمان معنی را صغیر
گلہ سہ معرفت نثار بر ذاتیکہ آسمش نصارت بخش گلزار معنیست و گلشن عرفان
تصدق بر نامی کہ آتش آتانی و حد و لا شر یک شان اوست آنا اظہر و احقر
فرمان اوست رموز عارفان معرفت کیش نکتہ ایست از سر اج دیوان عرفان
و حکایت مضامین خوش آئین شاعران و قائل اندر لبش رموز است از قافون
صدر دیوانش دو آدین چست مضامین پیش ادا ک کہ ذات او پاره پاره
بسی دار و مشغولات رنگین حکایت بمقابلہ دریافت صفات او ناکارہ

دیوان فطامین
عالم از اندام و عینش سے او نشناسد
تا جہتی تا تو عجب عالمین و نبات
و آفاق تا تو عجب عالمین و نبات
حال تا تو عجب عالمین و نبات

قدرت اوست ہویدا از دو
گرشت جان جلد ہویدا از دو
لازل و گل باغ زورنگ از دو
یاد ہویدا از دو
نیرنگی سبیل شیدا از دو
زیغت و رخ وصال ہویدا از دو
تساجد قالی خاند کہ قافیات خوشنما
از زبان قدسیان بیخ شش و پنج
قدوس

چشمه زانی بانی شمس کرانوی که هیچ
 زینچه چرخند جلالت الدین بانی نبی
 نجاسا که ایشان است بخت
 این که جز ازین ذائقه روحانی
 حدیث این من اشکر خدا را
 و خطبه این مذاق عرفانی خیر الشرائع
 و تائید اهل حق فیض کافی در شتاب
 اتماس می نماید خصوصاً بسوی خود
 بادران دینی و اخوان یقینی خود
 که گریه بیکار از مدت مدید و عرصه
 بعضی غریبات معرفت آریات حضرتنا
 در ملامت و ارشاد و ابدی اسباب

قد و نزل تنویره بجان الدی استری بعیدم کیلا در ذکر معراج حبیب و از لسان
 خود فرموده حبیبی که حسن محبوبان جهان حبه از مزج حسن تحشش نیند و خسته
 بر جبرئیل از پر تویش سوخته بسببیکه لب باب جمله بنی آدم است و قلت غائی
 خلقت عالم رسولیکه خالق و بخلطش و آ از سنان کن الا زعمه لکما لیمن گفت
 و مقبولیکه ایشان خود گوهر گشت نسیا و آدم بین المآر و الطین بسبب کلام و رفت
 و کریم بنی کریم احمد بسم رؤف رحیم احمد محبتا محمد مصطفی صلی الله
 علیه و علی آله و اهل بیته و اصحابه اجمعین بعد و کل معلومه الی اوم الدین

عزل

| | |
|---|--|
| فرمود خدا ابو صفی آن پاک عرشان خدا با و هویدا اے ابریکرم لعین خود کن هجر تو بسوم جان فگار ست صوفی انهم تو سست دل شد اما بعد فقیر حقیر تقصیر عبد عاصی بنده ذوالحسن محمد ابوالحسن بن محمد قاسم علی | تو لاک لما خلقت الافلاک فرمود اگر چه ما عرفنا کن چشم گریان و سینم ام چاک وصل تو بر اے ما ست تر یکن فراموش احشیش خویش چالاک بافضل و لسان شاهیت بر خاسته علی قلوب |
|---|--|

در بیان سحر شریف و بیاض صحر
 طریقت و اقیانوس سحر حقیقت
 کاشفت مدعا معرفت مسکن نشین
 و ساد و ادیب جالان جاده صفیا
 عالم العل و دره الانبیاء و اهل سنت
 فی الودی سیدی و سندی و سبیل
 یومی و غدی فرم اسرار غنی علی مولانا و

بافضل و لسان شاهیت بر خاسته علی قلوب
 صباری چشمتی و ام فوضه علی قلوب
 اجمین و مدخله علی رؤس الطالیین
 فویشی لوقت و حیدر الزمان انکه انما
 مع ابود و الاسان که گاه از زبان
 فیض توبه ان در آتش فرق حضرت
 ام فوضه علی قلوب از دی سستند
 دگاه

روایت الف

شیخ قزلباشی سے غور کر دیکھا
 ماریا با نظر صبر و صبر
 جس سے خالی نہ کوئی لکھو چکا
 لطف چشمی کا یہ اثر دیکھا

دیوان گلہ ستہ معرفت

معروف بہ دیوان ضامن

| | |
|--|---|
| <p>اگر کرو و کرم اکدم میں ریاست سائل ہو اگر ہو جاہل و اجہل وہ کامل ہو مکمل ہو جو ہو بہین سلسل حبیب حق اسٹیڈل ہو جو کوئی تہی ہو وصل و بیشک حق فیصل ہو اگر ہو آپ سر غافل و غافل حق و غافل ہو پڑ جو جسپر نگاہ مہر کیا اسکو حاصل ہو جو صافی ہو تو صوفی ہو جو عالم ہو تو عالم ہو اگلے ضرب و آغص دم میں طوق قربان ہو طفیل آنکھ کے ہمارے رہے انم پکا غل ہو کہ نام اٹکا ہمیں روز زبان عقیدہ نام ہو برکتے دعا نکل کہ تم ہرے کھیل ہو</p> | <p>نہاری ذات ہو پر کرم ای مہر شائش نگاہ فیض گرڈا کوئی پر چشم عرفان سے تھار سلسلہ اک قربت حق کا وسیلہ ہے حصول مع حاصل وصال حق تعین حاصل جو کوئی ایچکا عارہ بیشک عارف حق ہے عطا حق ڈکھیا نکودہ فیض صابری حضرت کرو تم و شگیری صیکی جو بیت کریم سے دلی ہر غوث ہو مخدوم ہو صاحب لایت ہو رہو تمپر ہمیشہ خواجگان حبیب کا سایہ وہ خاصان علی شقائق اقدس ہیں تصدیق ظہان پاک کا احقر حضرت ضامن</p> |
|--|---|

شیشہ نگاہ میں بری ہے بند
 نور احمد کا یہ اثر دیکھا
 راز مخفی کو جب کیا ظاہر
 منظر دربار ہو دیکھا

کسین ہنر کا مثل گل سادہ
 کسین بیس سا نالہ درد دیکھا
 کسین بد کسین بیت سادہ دیکھا
 کسین سنانہ آنکھ بھر دیکھا
 کسین احدمین احدیہ دارا
 کسین جب سے دل نامہ ہو دیکھا

ابن ندیم ہی اس کا گھر دیکھا
 کعبہ دین میں ملائے حسن
 ظاہر دیا میں اول دہر
 مثل شبنم ساقی کا دل غیل
 اسکو حشر دیا ہر از دیکھا
 کسین

دہم حسرت زدہ طر نامہ گاہی کائنات صیاد
 باغ کا پائون اس کا پائون کا پائون کا پائون
 باغ کا پائون اس کا پائون کا پائون کا پائون
 باغ کا پائون اس کا پائون کا پائون کا پائون

| | |
|------------------------------------|---|
| کسین آتش کسین بزمک باد | کسین خاک اور آب ترو کجیا |
| سب کو دیکھے نظر نہ آوے وہ | عقل نے اس کو جون نظر دیکھا |
| سکے عاشق ہو کر ہن ہم سکے | پائون دیکھا نہ اس کا سر دیکھا |
| عشق میں اس کے مر چکا ضامن | |
| ہم نے دیکھا تو یہ مگر دیکھا | |
| احول تو کسی باد میں دیوانہ بنگیا | اور شوق روئے شمع میں پروانہ بنگیا |
| گہرا کے جون خیال گریزان ہوا نیل | پہلو میں اک رفیق تھا بیگانہ بنگیا |
| یا خیال رو بہ تان میں ہر شکبہ چین | پہلو ہمارا کیا ہی پری خانہ بنگیا |
| دستی خراب حال پریشان در ہوسند | فرقت میں یار کو تو میں کیا کیا نہ بنگیا |
| پیر مغان سے ہم کو ملی ہو شراب عشق | زرا ہ ہمارے خاک کا پیانہ بنگیا |
| اوہم ہی رقیب کیا جانے لطفن ہجر | جس کا کہ میں بنا ہوں تو ایسا نہ بنگیا |
| بیت الحرم تھا کہ بہ دل خاندہ حندرا | یاد مہتاب ہند میں تبت نہ بنگیا |
| ضامن فراق یار کی تحسیر کیا ضرور | |
| عالم میں تیرے عشق کا افسانہ بنگیا | |
| قتل کر کے تو ہوا دل ترا قاتل ٹھنڈا | بر نہو گا کبھی ہرگز ترا بسمل ٹھنڈا |

دہم حسرت زدہ طر نامہ گاہی کائنات صیاد
 باغ کا پائون اس کا پائون کا پائون کا پائون
 باغ کا پائون اس کا پائون کا پائون کا پائون
 باغ کا پائون اس کا پائون کا پائون کا پائون

دہم حسرت زدہ طر نامہ گاہی کائنات صیاد
 باغ کا پائون اس کا پائون کا پائون کا پائون
 باغ کا پائون اس کا پائون کا پائون کا پائون
 باغ کا پائون اس کا پائون کا پائون کا پائون

نیکو خلق و غلبہ غلبانی صفات میں انسانی
نیکو خلق و غلبہ غلبانی صفات میں انسانی
نیکو خلق و غلبہ غلبانی صفات میں انسانی
نیکو خلق و غلبہ غلبانی صفات میں انسانی

| | |
|--|--|
| کچھ چھوٹا کھانسی ہو نہ جنت کی طلب ہو دنیا میں لہجہ کی صفت اس مرے پوٹ بہوش کیا ہو مجھے جلو نے تھارے پس کس طرح شور و فغان کرتے ہیں مجھ کو میں بادہ پیمانہ وحدت کا ہوں ساقی کیا غرض مجھ پھر پیسے ہیں یہ قاضی و ملکا اوصاحب غیرت میری جلدی ہو خبر لے تو بار اگر پوچھے گا تو کس کا ہوش پیدا کاٹا سا کھٹکتا ہوں قیونکہ جگر میں | دلت میری جان گرفتار ہوں تیرا بازارِ عبت میں خریدار ہوں تیرا اتنی تو خبر ہے کہ خبردار ہوں تیرا میں طبع نہیں یا میں گلزار ہوں تیرا مے جامِ محبت مجھے میخوار ہوں تیرا گر نیک ہوں یا بد ہوں گنگنا ہوں تیرا بدنام ہوا میں سر یا زار ہوں تیرا تیرا ہون میں تیرا ہون میں تیرا ہون تیرا گل ہون میں تیرا ہون کا یا خار ہوں تیرا |
|--|--|

| | |
|--|---|
| صفا میں تیری وقت سے لب جان ہو پیارے آبلِ مرے عیسیٰ کہ تین بیمار ہوں تیرا | |
| مسجود ملا کہ تو ہر آدم کس کو تو نے سجدہ کیا خود کی پڑا ایسا چھایا دل پر میرے غافل چاروں طرف سے دریا بہاؤ اتنی تم ہی میں نہ رہ جاں و سب سے جی خاطر دیکھا رہا ہی ہے | بے چین کچھ کیا ہو تو تجھ میں ہر ذاتِ خدا چھوٹا لیکن جب لگی آنکھیں نظر آیا تجھ کو جان مال سب تجھ کو میں تجھ سے ہر سو دیکھا اب تک تو اُسے دیکھا ہے ایسا تجھے کیا |

درد و غم میں نہ رہا دل ہو جان کی غم کی
درد و غم میں نہ رہا دل ہو جان کی غم کی
درد و غم میں نہ رہا دل ہو جان کی غم کی
درد و غم میں نہ رہا دل ہو جان کی غم کی

دیوانِ صفا میں

ہو گیا ہے جلوسہ دھڑکنے کو
ہو گیا ہے جلوسہ دھڑکنے کو
ہو گیا ہے جلوسہ دھڑکنے کو
ہو گیا ہے جلوسہ دھڑکنے کو

۱۶
جنج مارا سچا پڑھا سن
نرس تھگیا رائے

مکتبہ عربیہ اسلامیہ

عالمی آزادی

سید محمد رفیع شاہ

پیشانی پر

سید الشہداء علیہ السلام

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شہزاد بیگم
 علی بیگم
 آرزو من
 آرزو من

دریچہ ان مضامین

میں نے آؤں باؤں دل و جان کو وارث
دن و رات کے لئے لکھا ہے یہی سہرا

یہ کہ جو دلی میں پھر دن ہوں میں پکارنا
تم بت دھل صحنہ سے پکارنا
یہ کہ جو دلی میں پھر دن ہوں میں پکارنا
یہ کہ جو دلی میں پھر دن ہوں میں پکارنا

این سخن بود که پیران را سکوت کرد و بن بین پس
 ده پانص میزد اسکوینا در جامی
 که کو عیال که در دست کر بلا سمجھا

شمال مشرق کے محفل میں جگلیا صامن
سکوی نذر ازمیرے دل کا آشنا سمجھا

بے خطا یار نے ہمیں مارا
 مار ڈالا کسی کی جاہت نے
 بائیں کیا ہم طوافِ کعبہ کو
 ارڈا لوجو مارے ہو جی
 بن قضا کے کبھی نہ مرتے ہم
 رام کا کل کی قید سے نہ چھوٹے
 حاصل اپنا کچھ ہوا مطلب
 اسکی ٹھوکر سے دل ہوا پامال
 تیرے درگاہ گمانِ ابرو سے
 شادوی مرگ ہم اُسے سمجھے
 نفلِ مہربانی کے لہن تر اِنی سُن

غزل گل
 کبریا
 سوز غش
 دوا دایره
 سحر سان
 بزم
 غزل گل
 کبریا
 سوز غش
 دوا دایره
 سحر سان
 بزم

مگر ضامن علی لغوی بنی نوح و مال تھا
غزل
تکلیف نہ تھی نہ غم نہ شرب مگر
ساقی تو چھوڑ کے جاوے گا پینے پر اب آنا
تکلیف نہ تھی نہ غم نہ شرب مگر
ساقی تو چھوڑ کے جاوے گا پینے پر اب آنا

تکلیف نہ تھی نہ غم نہ شرب مگر
ساقی تو چھوڑ کے جاوے گا پینے پر اب آنا
تکلیف نہ تھی نہ غم نہ شرب مگر
ساقی تو چھوڑ کے جاوے گا پینے پر اب آنا
تکلیف نہ تھی نہ غم نہ شرب مگر
ساقی تو چھوڑ کے جاوے گا پینے پر اب آنا

| | |
|---|--|
| ہو گئے پہلے فنا ہونے سے وفائی ضامن | |
| شبوہ اہل رضا اہل وفا کا دیکھا | |
| رخ نور جلوہ مصطفیٰ وہ حسد کا نور جمال تھا | |
| جو تمام خلق میں ہے عیان یہ کمال کہن کمال تھا | |
| فلس حیات کو توڑے گیسو فرغ دل جو عدم کو ہے | |
| مری جان پر پرو بال بھی سجدا یہ سخت و بال تھا | |
| گئی پاس وطن کی میرے بچھوڑے فوج اور بہت نازنین | |
| تری آبرو تیغ کا اور جسم کون کیا کاب زلال تھا | |
| وہ تو زور ہے بھیسہ کہ دل چھوڑا میرے میں فقیر ہوں | |
| دل و جان تھا سو تجھے دیا یہی ایک مجھ میں کمال تھا | |
| سب بام پر وہ جو آگیا تو وہ اپنا جلوہ دکھا گیا | |
| وہ قمر تھا ہاے جو چھپ گیا وہ پری تھا اور خصال تھا | |
| جو خودی کا برہہ اٹھا دیا تو دھمال یار کا ٹھہر بنا | |
| وہ ہمارے سامنے آگیا کہ شہود جس کا محال تھا | |
| دل و جان عشق لئے کھو دیا میرے پاس یار نہ کچھ رہا | |

تکلیف نہ تھی نہ غم نہ شرب مگر
ساقی تو چھوڑ کے جاوے گا پینے پر اب آنا
تکلیف نہ تھی نہ غم نہ شرب مگر
ساقی تو چھوڑ کے جاوے گا پینے پر اب آنا
تکلیف نہ تھی نہ غم نہ شرب مگر
ساقی تو چھوڑ کے جاوے گا پینے پر اب آنا

جہاں اس وقت نہ تھا
تو یہ سودا سب نے
تو یہ سودا سب نے
تو یہ سودا سب نے
تو یہ سودا سب نے
تو یہ سودا سب نے

۲۰
 خلق نے جو اگر یہ حق دل سے مضامین
 حضرت شاہ فرغیہ سے مٹا دیا ہو گا
 دل پر مشائخ جب اس بیت نادان کا
 لب بھلا بھلا ہوں فقیر دین اور ایمان کا
 اس لئے کہ کیا سبب کیا دعا کیا دوسرے
 ہو گیا ایسا جو تو دشمن ہماری جان کا
 تو ہرگز اصل نہیں بلکہ وہی
 تو ہرگز اصل نہیں بلکہ وہی
 جب کہ میں دیکھتا ہوں تو یہی
 جسے تو کہتا ہے جان کے

اس مارِ سیہ گولن ذریہ کار کیا اچھا
 آبرِ خد اب تو اسے یارِ ذرا اچھا
 انکار کیا اچھا استہرا کیا اچھا
 ارب تک ہوا ہاے یہ بیار بلا اچھا
 پھر جام لئے الفت ہر باد بلا اچھا
 اب شمع پہ پروانہ رک بارِ جلا اچھا
 کیا گلشنِ عالم میں گلزار کھلا اچھا
 ہوتا ہے نہ نہیں انکا اسے بارِ گلا اچھا
 کٹا ہے جو آبِ تونے خوشخوار کلا اچھا

طوق تریا بیا مریاض است
 ایک قطر جو سسند دیدہ گریان کا
 عشق پہلوی توایں شہر آفاق ہوا
 شکر اندک کہ مجھے رتیبہ شائق ہوا
 مبرور ام و خود خواہ پیچ تو ہے
 شکر گام دلایہ سے خوش شائق ہوا
 عشق کی گداز بھی ایسی طبیعت تیری
 اب بظنا مجھے کہو کیوں علی بابا اف

| | |
|---|--|
| غیر زمین تو جاتے ہیں خوش بہو کہ وہ اسے ضامن | |
| اور میرے گھر آنے سے انکار ہوا اچھا | |
| یا علی جس پر ترے طاعت کا سایا ہوگا | |
| یا محمد ہے تری سامنے پورے ذرہ | |
| جسے کو زمین میں سمجھا ہر تحصیل نشین دنیا پر | |
| چاہ پورے کی رہی ہوگی نہ یونٹ کی طلب | |
| تخت شاہی سے بلند اس کا تو پایا ہوگا | |
| دست قدرت نے جو آئین بنایا ہوگا | |
| اسکو دارین کی آفت سے بچایا ہوگا | |
| جسکی آنکھوں میں تر آئین سما یا ہوگا | |

[illegible]

سبیل بیان کنستے کہوں اپنا نذر
سپاردہ اگر کوئی تقدار کا باعث
ہوتا ہے تو دیکھیں کہوں بلش پیدل
معلوم اگر میرا کد کا باعث
مستحق کا کد کا باعث
مستحق کا کد کا باعث
سے یہ بھی تو رک فکری دلدار کا باعث
تو جو مجھ سے ظاہر کیا باعث
نہج بخار زمین کیا ہے کیا باعث
پسے کہنے کو دوسرے وہ شوق
کیون نہیں مانتا ہے کیا باعث
باہم چہرہ جو روغلم دوسرے
دل بھین جاتا ہے کیا باعث
کاہل غم سے اب راسیمین
شوق ہوا یا خدا ہے کیا باعث

| | |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| شوق دیدار تو تم میں جیو دی یا شک ہوئی | رہے آ رہی کہ ہوں بر سر یاد از دست |
| گاہ مجھ دھرمین ہوں باغبروئے صحن | پا رہی ہو گیا کیسا ہی خود ہشیار دست |
| اگر فطرت کی نہیں جو عشق میں شمع کوست | شمس تبریز و صبیحہ شعلی و عطار دست |
| دل کیے پا مال کہنے اور مرد و جی اٹھے | لے لے سیاہر عجب تیری تو یہ زفا دست |

| | |
|------------------------------------|--|
| جسے سانی نے بلایا جام وحدت کا مجھے | |
| مشرک ضامن ہو گیا بخود و سرشار دست | |

رویت نامی مثلث

| | |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| معلوم نہیں فکری دلدار کا باعث | بیرم و فطانتی فضا کار کا باعث |
| جاؤں نہ کبھی کوچہ دلہ ازین ہرگز | لیجا سے ہر عشق دل زار کا باعث |
| آوار تو کیا کیا متوش و صل میں تھے | ظاہر نہوا ہو کہو پر اسکا رک کا باعث |
| چاہے جسے ملجا سے وہ خود کا تمہنگر | موجب نہو تبسج نہ زئار کا باعث |
| سوئی کی طرح گر گئے بیہوش ہو کسب | اسے بار و یہ ہر جلوہ دیدار کا باعث |
| انداز نمی چال نمی ناز نے ہین | یہ ہے بیان حسن کر انہار کا باعث |

دعوان ضامن
دام کل میں نبرے اور صبار
مفتخ دل جا خیا ہے کیا باعث
بارا غیب کا ہے نہ شوق
پرتو ہے جہا ہے کیا باعث
عین زندی و عشق میں ضامن
جو گپ با پس ہے کیا باعث

کوچہ جان زمین بار و اوجا ہے شہب
عشق میں تو خالی غم کی کھانا عجب
صبر و بردل کیسے اور کچھ تو انعام عجب
یہ کیا بجا از خود خلق میں عجب
نہج گلین نہایت ہوا تو چون پس گل
رویت دنیا کا اصل کا فائدہ ہر عجب
تعب

خدیجہ دل تیری ناخبر ہوتے ہیں
 باجہ بکر ہے کھڑا روتن دودھ کا آج
 رات نہ پایا دل ہوا عاشق غبار کا آج
 شہر سے مارا وہ گیا اور غدار سے آج
 غم کے تے چین کا رول میں کھینچا آج
 ہفت کتابت یہ ہوا ایک گنکار سے آج
 لب انداز سے اور دار سے آج

دل کا چاہنے والا ہے
 خدیجہ عشق کے پہلو سے آج
 جاوے کسی طالب دیدار سے آج
 لکھتے تھے خفا و عتاب کا فرہونہ آج
 کاش عجبی نہ کہ جاوے تیرے لیے آج
 دانہ دل کو تیری زلف سے آج

رہا یہ لہو ہوا سحر و زنا سے آج
 صلیں کے دن غم کو میں نہیں افسانہ آج
 جا کر پوچھیں سگی صلیب اسرار سے آج
 ہم نہ ہونے لگا اگر آئے ہے بار کو بیخ
 گو کہ رفت میں بہت گھسے دل افکار کو بیخ

سینے ہوتا ہوا سدا طالب دیدار کو بیخ
 مارا کے دم میں زخم کڑی غنچ سے آج
 ہوا اس یار کا نام نہ وہم حصار کو بیخ
 غم نہ غم میں جو بوجھ گزرتا ہو سدا
 کب کہ نہ تیری ہر زود کسی یار کو بیخ
 غم کے لکھنے بہت نہ لکھا اس کو بیخ
 رہا تیری ہوا ایک بسکرا کو بیخ

| | |
|---|--|
| قید میں مٹیاد کے ہم آہٹے افسوس ہے زلف سنبھل یا کہ ہر دم سنوار رہو صبا جو کہ گشتہ بہن تیری تیغ تغافل کے صنم چاہے عاشق کو خاک کو سہا جان ہو رہے اسبے پاک سطح شک و دان میں پور و دان جگلیا اور شمع تجھ پر شوق لہر جان نثار ہے مگر تیرے نظر جانار قیدی نہیں تمہیں تو نہ آیا اپنے گشتے کے جنازے پر کبھی مرقہ عاشق کو تیری سائیکسیو ہے پس | شمع دل قید تسم میں آج اند ہر عیش کا کل مشکین کو امیر شاد شاد ہر عیش آنکھو جینا ہر عیش اور نہ ہر کھانا ہر عیش جو گیا کوچ میں اُسکے بھر کر آنا ہر عیش آہ کا اُسکو عزیز و تازیانہ ہر عیش ماتم پر دانہ پر آنسو بہانا ہر عیش چاہیے جانا وہاں ہکو سنا ہر عیش بعد مدت اُسکو مرقہ پر بھی آنا ہر عیش روضہ و گنبد گلش اور شامیانہ ہر عیش |
|---|--|

| |
|--|
| طائر جان آؤ گیا قید و دوعالم چھوڑ کر شمع لاہوتی کو ضامن آشیانہ ہر عیش |
|--|

| | |
|--|---|
| <h2 style="text-align: center;">رویت حیم</h2> | |
| آکھ مجلس کی ہوی سجت زرد آج دل ہر قید ہوا زلف میں تیری کا فر | شمع دل بازی لگی طائر پر دار سے آج رہا مومن کو ہوا زشتہ زنگار سے آج |

۴۰

۳۳
اول سے تا آخر آئی اب
نک ہے وہ

مشتاق صاحب
لیکھنؤ میں افلاک پرورد
مشتاق صاحب

وہ یوں کہہ رہے تھے

مفتوح و آزاد بارگاہی

کتابخانه

ہر ایک مُرخ یہ کہتا ہے الامان صیاد
ہو لا مکا نہ سنا اُسکا آستان صیاد
نہ کر یہ جو رستم ہمہ بری بیان صیاد
ہر اُسکے دل سے اٹھا آہ کا وہوان صیاد
نہ ایک دم بھی ہوا اُسکا پاسبان صیاد
ہوا ہر رنگ مرارنگِ عفران صیاد
اٹھنا نہ تھیں اپنی تو یہ کمان صیاد
اُنکی کلاں اُسکی کوئی زبان صیاد
لے پھر گلا ہمیشہ کمان کمان صیاد
چھوڑا دے قیدِ بستی کو مہربان صیاد

وہ باقی چھوڑ کر کوئی حید کا نشان متباد
 یہ مرغ دل نہیں آئیکادام میں سیر
 نہ توڑ دج کی پہلے تو بال و پر سیر
 نہیں پر چوچ میں لبس کی شاخ مشعل کی
 پھر کہ کو توڑ لیے مرغ دل نے بال و پر
 محل چکا ہو ابو بھیرت گلے پہ چھری
 نگاہ تیر نے بس کر دیا ہو کام تمام
 شب وصال میں مرغ سحر کا کشکاک ہے
 ہمارا طائر دل کر کے دام زلف میں قید
 قفس میں بند نہ کر دج کر مرغا قائل

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن
ہیشہ گات بن رہنا ہے آسمان متیاد

محمد ہے محمد ہے محمد
محمد ہے محمد ہے محمد
سلام اللہ برہم محمد

احمد سے کون بن آیا ہے احمد
بجھل بشر ہے آن نور سرمد
نجات نور و دود مست حق

برود و حضرت ارزان است
 بجای و غمزه که آتش برود و یون
 بستاید و شفاقت برود و یون
 برود و غمزه که آتش برود و یون

ان مضامین
نورسجود الشاکر
فصل اول
ادب و قرب آدم

ہمیں نور سے پہلے جان
موت کے بعد ہے موت
کے دو زبان کے اس پر قربان
کہ عجب یہ بے جان
مخلک

[illegible]

عالم کے نور کا جلوہ ہے ایک کل
خوشبو ہے خوشگوار اور نازد
بے جبر واد و شرف گشت قبلہ
پرویں

١٠

باز دیا بین گنگ کا نہیں کہ چھینا
 جسکو دیکھا آ رہا ہو کہ وہ کھلا نظر
 جس کو دیکھا آ رہا ہو کہ وہ کھلا نظر
 جس کو دیکھا آ رہا ہو کہ وہ کھلا نظر
 جس کو دیکھا آ رہا ہو کہ وہ کھلا نظر

کے دولا شکوہ خیر خیر
 طاقت نہیں باز دین ہر یا گندہی میا
 خون کے ہر ماروں صفت گر گانین ہو ٹھہرا
 ہر زخم پہ کہتا ہوں کہ رحمت کے خدا کی
 کیا لطف و مزہ پا تو ہیں عشق تر قاتل
 بس کہ تو تر پئے نہیں تیا ہر وہ قاتل
 ڈرتا ہوں بچھل کر کے نہ ہم جا یہ آہن
 زنت کی مصیبت کے چھڑا یا مجھو قاتل
 روپے ہر کوئی ٹوٹے ہو بیتاب کوئی ہر
 بین ان نہیں کرتا ہوں کٹا لیتا ہوں ستر کو

تسلیم و رضا چاہیے خیر خیر
 باطل مر ہو گیا پھر تہ خیر
 اس ل کا ہوا ہو بہر پھر خیر
 ہسا ہر بیان کون دلاور تہ خیر
 گردن جو کٹا لیتے ہیں اکثر تہ خیر
 کیا کیا نہیں کرتا ہے شکر تہ خیر
 ہے آتش الفت مر و اندر تہ خیر
 ہو جاے ادا شکر ہے بہتر تہ خیر
 جانبا رہن اکثر تہ سے در تہ خیر
 قاتل و دیر کون ہے بہتر تہ خیر

گر قتل کی ٹھہرے تو دکھا دے سوخ زبیا
 ضامن یہ پڑا تر پے ہے کانسہ تہ خیر

جو نظر آتا نہیں تھا اب وہی آنا نظر
 آفتاب لوجھ کو ہر عیان ہر ہر نہان
 غیر غرضت دیکھنا آخر چشم حق بین دیکھنا

چشم حق بین بعد مدت تو ذوق پانا نظر
 اس رخ روشن کا ہکو آ رہا سا پانا نظر
 ہے کیا کیا سطح ستر کو کھجیا پانا نظر

بہارِ اسلام و دین و بے تیری فکر خیر
 ضامن میں کا ہو تو شکر کا ہوا خیر
 ادلیف را و ہندی
 کوئی شکر کا ہوا خیر
 بین کوئی شکر کا ہوا خیر
 بین کوئی شکر کا ہوا خیر
 بین کوئی شکر کا ہوا خیر

بہارِ گارِ آپ ہیں معلوم ہے ہمیں
 بے جرم قتل کرنے کی خبر خدا سے ڈر
 نروں چلائے آپ نے اچھی زبان
 وعدہ کیا وہ فائدہ کیا شب گذر گئی
 وہ بی وفا کسی کا ہوا آشنا نہیں

ایں شہوہ فریب دم باز رکھ پرہیز
 جو رستم سے اوجہ طقاز رکھ پرہیز
 کشتے سرتو نہ صاحبِ عجز رکھ پرہیز
 دم دیکھے ہلکوا دیت و مبارک رکھ پرہیز
 اس بی وفا سرائی دل ساز رکھ پرہیز

ایں شکِ سنج راز نہ ضامنِ کفایت کر
 اب بہ ملائو گریئے اعجاز رکھ پرہیز

ردیف سین مہملہ

بزرگِ مہمل و گلِ مٹھنے غرضِ نفس کے پاس
 ہمارے ہیلو سودلِ حیدرِ فرس کے پاس
 گل بھی ہوتا ہے گلفامِ غارِ جوں کے پاس
 جوں بھی دردِ دام یہ اک جوں کے پاس
 کسی کو کچھ نہ پروا نہ خوش گس کے پاس
 اگر وہ گلِ رخِ زیبا جو بیخِ مہمل کے پاس

نہ جا تو یار کسی اور بواہوں کے پاس
 مثالِ بوسے گلِ ترکان گیا نہ ملا
 ہمارے قریب سے پرہیز گلبدن کیوں ہے
 ہونہ وہ دفنانِ مہملین بس ہونا نہ شوق
 نہ مل تو غیر سے ای یار ہم سے باہم مل
 بزرگِ مہمل شیدا ہوں اسپرین

بہارِ گارِ آپ ہیں معلوم ہے ہمیں
 بے جرم قتل کرنے کی خبر خدا سے ڈر
 نروں چلائے آپ نے اچھی زبان
 وعدہ کیا وہ فائدہ کیا شب گذر گئی
 وہ بی وفا کسی کا ہوا آشنا نہیں
 ایں شہوہ فریب دم باز رکھ پرہیز
 جو رستم سے اوجہ طقاز رکھ پرہیز
 کشتے سرتو نہ صاحبِ عجز رکھ پرہیز
 دم دیکھے ہلکوا دیت و مبارک رکھ پرہیز
 اس بی وفا سرائی دل ساز رکھ پرہیز
 ایں شکِ سنج راز نہ ضامنِ کفایت کر
 اب بہ ملائو گریئے اعجاز رکھ پرہیز
 ردیف سین مہملہ
 بزرگِ مہمل و گلِ مٹھنے غرضِ نفس کے پاس
 ہمارے ہیلو سودلِ حیدرِ فرس کے پاس
 گل بھی ہوتا ہے گلفامِ غارِ جوں کے پاس
 جوں بھی دردِ دام یہ اک جوں کے پاس
 کسی کو کچھ نہ پروا نہ خوش گس کے پاس
 اگر وہ گلِ رخِ زیبا جو بیخِ مہمل کے پاس
 نہ جا تو یار کسی اور بواہوں کے پاس
 مثالِ بوسے گلِ ترکان گیا نہ ملا
 ہمارے قریب سے پرہیز گلبدن کیوں ہے
 ہونہ وہ دفنانِ مہملین بس ہونا نہ شوق
 نہ مل تو غیر سے ای یار ہم سے باہم مل
 بزرگِ مہمل شیدا ہوں اسپرین

بہارِ گارِ آپ ہیں معلوم ہے ہمیں
 بے جرم قتل کرنے کی خبر خدا سے ڈر
 نروں چلائے آپ نے اچھی زبان
 وعدہ کیا وہ فائدہ کیا شب گذر گئی
 وہ بی وفا کسی کا ہوا آشنا نہیں
 ایں شہوہ فریب دم باز رکھ پرہیز
 جو رستم سے اوجہ طقاز رکھ پرہیز
 کشتے سرتو نہ صاحبِ عجز رکھ پرہیز
 دم دیکھے ہلکوا دیت و مبارک رکھ پرہیز
 اس بی وفا سرائی دل ساز رکھ پرہیز
 ایں شکِ سنج راز نہ ضامنِ کفایت کر
 اب بہ ملائو گریئے اعجاز رکھ پرہیز
 ردیف سین مہملہ
 بزرگِ مہمل و گلِ مٹھنے غرضِ نفس کے پاس
 ہمارے ہیلو سودلِ حیدرِ فرس کے پاس
 گل بھی ہوتا ہے گلفامِ غارِ جوں کے پاس
 جوں بھی دردِ دام یہ اک جوں کے پاس
 کسی کو کچھ نہ پروا نہ خوش گس کے پاس
 اگر وہ گلِ رخِ زیبا جو بیخِ مہمل کے پاس
 نہ جا تو یار کسی اور بواہوں کے پاس
 مثالِ بوسے گلِ ترکان گیا نہ ملا
 ہمارے قریب سے پرہیز گلبدن کیوں ہے
 ہونہ وہ دفنانِ مہملین بس ہونا نہ شوق
 نہ مل تو غیر سے ای یار ہم سے باہم مل
 بزرگِ مہمل شیدا ہوں اسپرین

دقت تو ہم ہستی کا بس حق پر ہم خلا
 خود غلام منوں غلام ارشاد غلام غلام
 بیستہ ایک تو کمان ہو دیکھتا ہے چتر دوز
 ام خودی اپنی میں آکر لگا دھوکا غلام
 شے دیکھا غلام دوز خیال ناز میں
 ہونے سوا ہجاری زلف کا سارا غلام
 ہونے سوا ہجاری زلف کا سارا غلام
 ہونے سوا ہجاری زلف کا سارا غلام
 ہونے سوا ہجاری زلف کا سارا غلام

| | |
|---------------------------------|---------------------------------------|
| آسان لہری کا تو ہر خور غیب کمال | ہو نہیں سکتی کبھی تیری برابر خاص خاص |
| زندگی دنیوی ضامن مثال برق ہے | جادوہ فانی پر رکھیں اپنا بستر خاص خاص |

ردیف ضا و منقوطہ

| | |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| ہم کو نہیں ہر کچھ پتہ تیار سے غرض | رکھتے ہیں ہم تو مالکِ مختار سے غرض |
| ہم کو غرض فقط ہے تو اک یار سے غرض | کچھ ایک ہی غرض ہے نہ دو چار سے غرض |
| تا نفس کا تار بندہ حیا پر تیرے ساتھ | بسم سے ہم کو کام نہ زنا سے غرض |
| ٹانگے لگا نہ زخم پر مرہم لگائیے | بسل کو یار کے نہیں طومار سے غرض |
| بڑھ جاو مرض عشق و وہ اسی دگر طیب | رکھتا ہے یار بھی دل بہار سے غرض |

اب بقا سے کام نہ عیسیٰ و خضر سے
 ضامن کو یار پر تیرے دیدار سے غرض

ردیف طای مہملہ

| | |
|---------------------------------------|-----------------------------------|
| جس کو بھی تو صبح ہم اس کو پایا اب غلط | جز تجسلی یار کے دیکھا نظر آبا غلط |
|---------------------------------------|-----------------------------------|

نہیں تیرا مولوی کی ہم دیکھا غلام
 نہ تیرا مولوی کی ہم دیکھا غلام
 نہ تیرا مولوی کی ہم دیکھا غلام
 نہ تیرا مولوی کی ہم دیکھا غلام
 نہ تیرا مولوی کی ہم دیکھا غلام
 نہ تیرا مولوی کی ہم دیکھا غلام
 نہ تیرا مولوی کی ہم دیکھا غلام
 نہ تیرا مولوی کی ہم دیکھا غلام

دینا ان ضامن
 کہ نہ باریک لفظوں سے ہو دلا محفوظ
 بلا تیرا منت جان سے رکھے خدا محفوظ
 صبا کلام و سخن میں تو غنیمت دل کو
 نزار کو صدمے سے بیل کا دل ہو محفوظ
 جو اپنے تیرے کو کھینچتا نہ سر جھکا اپنا
 کہ گریہ جبر کی آفت سے ہو کھینچ لو دامن
 ہزار دن غلام تو تیری جگر قابا محفوظ
 چھارہ بیڑے کی پور کر کے گلا محفوظ
 شانِ تجاری کی کوئی نہیں سنا محفوظ
 وہ آج تجاؤ دار و دربار کی رہا ہے خوش
 بجا ہے گامناک تو اور لا محفوظ

۴۹
وعدت کر سیکدے تین دنوں کا ہر ایک کو گھنٹہ
فہم اس دہان کو چھوڑ دو ورنہ اس کو پھینک
روایع

روایات عن ابن عباس

کافی ابن برہنہ بن فطس کی سے دماغ
رکھتا ہوں شعل ہی دریا قبا سے دماغ
چھائی کی کوئی شعل عشق میں کون کا دماغ
جو دماغ دل کے واسطے دل پر اسے دماغ
کے واسطے دماغ

تمہاری کاکل شکنیں کو دیکھ کے زاہد
 رہے نہ قید سحر کوئی بھی باپ سا محفوظ

بتوں کا عشق ہے ضامنِ یزنا گمانی بلا
کہ اُنکے جوئے ہم کو رکھے خدا محفوظ

رویت عین مملہ

اہل رضا کو یار سے تکرار ہے منع
زخمی تیغ عشق کو تسلیم چاہیے
رہا ہو جو کہ آپ ہی فرقت میں یار کی
حورِ بجان کا عیش لہذا نڈ نفوس ہے
جس کو کہ ہونہ شوق نقارِ حبالِ دوست
از درون پردہ سودا کی زلف یار
کس طرح دیکھ بون گسے جس جانو گذر
نامہ میں کیا لکھوین کو ان سے حال کیا
عالم کو تمنے قتل کیا تیغِ ناز سے
حاصل جواب ہونہ کسی بات کا وہاں

بہل کوزیر تیغ کے نقار ہو منع
اس مرض کی نوا دل ہمار ہے منع
گردن پہ اسکی گھنچنی تکرار ہے منع
جز یار کے یہ طالب ویدار ہے منع
تبہج کیا ہے رشتہ زنا رہے منع
پردے کی بات بر سر بازار ہو منع
غرفہ بھی منع مردمان دیوار ہو منع
وان گفتگو تو قاصدِ طرار ہے منع
پر قتل مجھ غریب کا خوشخوار ہے منع
اقرار بھی منع ہر تو انکار ہے منع

بیل کی کھوپڑی پر بیٹھ کر اپنے سر کی پٹیلی
چٹائی پر اون خود بیٹھ کر اپنے

بین سوز و غم و
 اکھڑا ہون کی بین
 دیوانِ مضافین

اہل کبار و فضلاء کی مدد سے
 عوامی کاموں میں بہترین
 پینتالیس ہزار روپے کی
 وکھلیا جائے گی۔

اودن
 کرمی کے عرق میں لکھ کر کھائے کھانے
 ارم الخیرین سے پیویم سے ۱۰۰ سے ۱۰۰
 لکھ کر ایک دانہ خول میں دینا ۱۰۰
 لکھ کر ایک دانہ خول میں دینا ۱۰۰
 لکھ کر ایک دانہ خول میں دینا ۱۰۰
 لکھ کر ایک دانہ خول میں دینا ۱۰۰

پسند خاطر از دهر عدل و در انصاف
 درویشی کسی در فضل بیمار گلشن بین
 کی جگر می بین هو تا ای کو ذوال
 خدا کے لئے ہو گا ہر اتر انصاف
 جفا و جور و غم چھوٹے چاہے اب کسا
 بستی ہو گی ہر ہو کوس پر دوست
 کی جگر می بین ہو تا ای کو ذوال
 خدا کے لئے ہو گا ہر اتر انصاف
 جفا و جور و غم چھوٹے چاہے اب کسا
 بستی ہو گی ہر ہو کوس پر دوست

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| روشن چراغ قبر میں سینے پر بین مرے | |
| ضامن فراق یار میں تمنی جو کھائے دغ | |
| میتا نہیں ہر یار نہ چھو یار کا سراغ | ڈھونڈھا جا نہیں پایا نہ دلدرا کا سراغ |
| ایک تحریفی پہلو میں بھی گیا چھو | ہکو ملا نہ کچھ دل بیمار کا سراغ |
| کچھ کام ایسا کیجیے جس کو وہ ملے | ہم کو تباہ و دست و اس یار کا سراغ |
| مشکل تو یہ ہر جبکہ وہ ملتا ہوا نہیں | میتا نہیں ہر طالب دیدار کا سراغ |
| گم گشتگانِ ادبی حیرت کو ڈھونڈنا | ہاتھ آئیگا نہ صاحب اسرار کا سراغ |
| ڈھونڈھا سو تو آکھو جب ہنسنے پایا | ہاتھ آئیگا نہیں تو یہ بیکار کا سراغ |

| | |
|-----------------------------------|--|
| دل میں مقام یار ہے جو بوی مثل گل | |
| ضامن ملا ہے ہکو یہ اب یار کا سراغ | |

| | |
|------------------------------------|-----------------------------------|
| روایت فار | |
| خدا فی بخشے ہیں ذات میں تری وصال | نظیر تیرا نہیں ہر زمین سے تاقا |
| یہ ہونا کہ یوسف ہی خوب صورت ہے | مگر زلیخا سے دیکھ کر رے انصاف |
| وہ شمع طور کے جلنے کو کرتا ہر ظاہر | بڑا ہر جد میں اسکے وہ نقرئی موباف |

روشن چراغ قبر میں سینے پر بین مرے
 ضامن فراق یار میں تمنی جو کھائے دغ

روایت فار

خدا فی بخشے ہیں ذات میں تری وصال
 یہ ہونا کہ یوسف ہی خوب صورت ہے
 وہ شمع طور کے جلنے کو کرتا ہر ظاہر

نظیر تیرا نہیں ہر زمین سے تاقا
 مگر زلیخا سے دیکھ کر رے انصاف
 بڑا ہر جد میں اسکے وہ نقرئی موباف
 خدا فی بخشے ہیں ذات میں تری وصال
 یہ ہونا کہ یوسف ہی خوب صورت ہے
 وہ شمع طور کے جلنے کو کرتا ہر ظاہر

خداوند کی رحمت کا خاص نعلی
کہ چو جان غارت دہائی جا پک

روین نام

مختار ہوا کس حال علی کا دل
سب کیا کیا کر رہا ہو جان کا دل

ہم تو ہادی و مولیٰ ہے احمد مختار
دو کون ہیں نہیں جز انکو اپنا کوئی رفیق

ہمارے گشتی کا ہے ناخدا خدا صفا من
ازل سے قلم و دست ہیں ہم ہوئے ہیں غریق

ر د ی ف ک ا ف ک ل م ن

| | |
|---|--|
| بشر یہ کیا کر دوا صاف صاحب لاکر نظیر اسکا بنانا نہ من کو تھا منظور ہر اک قدم پہ فدا ہووے فتنہ محشر جہا نہیں دیکھیے کس کا خون ہوتا ہی سو اگر خوب جگر سبکو کچھ نہیں بھاتا وہ اپنے علم کا عالم ہو خود خدا اور سوا ظہور نور محمد ہوا زمین پر ہے وہ یاد کرتے ہیں جب پکیان خبر دین جہن میں دیدہ نمودر کے تصور میں گر دیکھنا زمین حضرت کو خلد میں جا کر | ہر اسکی طرح من سرگرم خود خدا کی میرا سا ہر سہارا ہے جسے جسم پاک خرام ناز دکھا کر جو وہ بہت چالاک پس کے بیٹھا ہر شے آج بھر پوسا کہ میں غم کا لمحہ ازل سے غم ہوئے غم دیا ہر حق دم نہیں ملتا آستانہ اور اک اسی سبب فروغ شہر ہوئے تیرے خاک بٹھا رکھی ہے سینہ میں ہنسنے ڈاک ہماری تاک لگی رہتی ہے بربانہ تاک میں شاخ طوبیٰ سے لایا بنا کو ہوں سوا کہ |
|---|--|

پہنچا ہوا ہر سہارا ہے جسے جسم پاک
نصیب ہو گیا ہے جسے جسم پاک
میں غم کا لمحہ ازل سے غم ہوئے غم
دیا ہر حق دم نہیں ملتا آستانہ اور اک
اسی سبب فروغ شہر ہوئے تیرے خاک
بٹھا رکھی ہے سینہ میں ہنسنے ڈاک
ہماری تاک لگی رہتی ہے بربانہ تاک
میں شاخ طوبیٰ سے لایا بنا کو ہوں سوا کہ

دعا ہے خداوند میں غم کا عشق
تاکہ اللہ کو کس کا دل
دل چھوڑنا نہیں چھوڑے گا دل
اب ہو گیا ہے ہر سہارا ہے جسے جسم پاک
دین جو ہے ناز طلب لاؤ گے کا دل

گم تیر کا ہون نشانے کے قابل
 عوی تیج ہے آزمائے کے قابل
 وہی اس گلی میں ہر آنے کے قابل
 نقطہ ایک تین تھار و لانی کے قابل
 یہ لاشہ ہر خون کو منانے کے قابل
 گلے سے ہر خنجر لگانے کے قابل
 نہیں ہر نقشہ نشانے کے قابل
 یہ نادر ہیں دونوں فسانے کے قابل
 ہوا با و غم کے اڑانے کے قابل
 ہری قبر ہے گل چڑھانے کے قابل
 نہیں ہر فرقت کا کھانے کے قابل
 یہ سانپوں سوا ہر کٹانے کے قابل
 یہ عجبوں جس ہر بجانے کے قابل
 نہیں ہیں یہ اقوال گانے کے قابل
 یہ دریا ہر خون ہر سبانے کے قابل

نہیں بل رہا ہو بچانے کے قابل
میرا سر ہے قاتل کٹانے کے قابل
اگر کوئی سر ہے کٹانے کے قابل
ہنسایا کسیکو دیا ہمسو گریہ
شہیدِ مہم کو نہ پانی سے دُغسل
میرے عیدِ قربان دکھائی ہے ہمسو
میرے نقشِ کعبہ کا جانان ہوں ای غم
میرا عشق اور جوازِ تیرا استمگر
میں نہ ناتوان ہوں مرادِ ہر آنکھی
ہوا ہوں کسی گل کی الفت میں بلبل
اگر ہو ہلاہل تو پلی جاؤں اُسکو
ہوا مارا گیسو پہ عاشقِ مرادِ دل
مرا دم نہ جایا دیلے سے خالی
نہو عشق اگر شرِ خوانی ہو باطل
خفا ہو نہ طوفانِ گریہ سے میرے

دو اہل خاص

1

روبرو کے لیے ہم
 مارچ ۱۹۸۱ء میں بنائے گئے اور اپنی
 مارچ ۱۹۸۱ء میں بنائے گئے اور اپنی
 مارچ ۱۹۸۱ء میں بنائے گئے اور اپنی

تو سب جانی ہو کہ ہزار مر جا بھیجے ہم
تو سب جانی ہو کہ ہزار مر جا بھیجے ہم

میرزا بن محمد علی
سید کا بیٹا ہے جسے میرزا کے ہر کیا ہوگا
جس کی بیٹی مرزا بن محمد علی سے مل کر
وقت دلائی

1

نہیں زیادہ تہہ کی جہتا نہیں
 کہتا ہی ہے تو ہر سیر میں
 عمارتوں کے چٹائی کی بندہ ابھی
 نہ دیکھی کسی کا زباناں
 ہر طرف خدا کی ہر طرف خدا کی
 ہر طرف خدا کی ہر طرف خدا کی

نہیں کوئی اپنا سہارا چمن میں
 کیا اُس نے جسے کنا را چمن میں
 ذرا ہو جیسے جلوہ آرا چمن میں
 نہیں کوئی مونس ہمارا چمن میں

نہ صفا من کو الفت ہر سیر چمن سے
 نہ تجھ بن ہے ہم کو گو ارا چمن میں

اڑن سہا میں بار کا ملتا پتا نہیں
 جس طرح میں بلا کوئی ایسا جلا نہیں
 شاید کہ اس چمن میں کوئی گل کھلا نہیں
 راز و دل پہ کسی نے کہا نہیں
 پر کیا کروں کہ آتی بیاتک تھا نہیں
 بیہرم قتل مجھ کو کیا تھے کیا نہیں
 افعی کو آستین میں کوئی پالتا نہیں
 دست جہاں آج کے رنگ صفا نہیں
 بقتل گاہ دہلی سے کم بھی ذرا نہیں

لو جوڑھا اُسے جا نہیں وہ انک ملا نہیں
 جل کر کے خاک بھی ہوا اور نہ کچھ بچھا
 بلیں بھی مگر گئی غم باغ و بہار میں
 جو کچھ کہ مجھ پہ گذرا وہ قابل بیان نہیں
 دلیں ہیں جو ٹھہری کہ مر جائیے ابھی
 گردن پہ آپ کی توہرا خون ہو چکا
 مت رکھ خیال لٹ بسے ناگنی کا دل
 شاید ہمار خون کی مہدی لگاؤ گے
 کو چہ تمہارا عرض کیا کر بلا نہیں

نہیں کوئی اپنا سہارا چمن میں
 کیا اُس نے جسے کنا را چمن میں
 ذرا ہو جیسے جلوہ آرا چمن میں
 نہیں کوئی مونس ہمارا چمن میں

آہ زلفان کے باغ میں بار کا ملتا پتا نہیں
 جس طرح میں بلا کوئی ایسا جلا نہیں
 شاید کہ اس چمن میں کوئی گل کھلا نہیں
 راز و دل پہ کسی نے کہا نہیں
 پر کیا کروں کہ آتی بیاتک تھا نہیں
 بیہرم قتل مجھ کو کیا تھے کیا نہیں
 افعی کو آستین میں کوئی پالتا نہیں
 دست جہاں آج کے رنگ صفا نہیں
 بقتل گاہ دہلی سے کم بھی ذرا نہیں

نہیں کوئی اپنا سہارا چمن میں
 کیا اُس نے جسے کنا را چمن میں
 ذرا ہو جیسے جلوہ آرا چمن میں
 نہیں کوئی مونس ہمارا چمن میں

یہاں ہمارے کوئی بیلاور نہیں
 ہے بلکہ یہ ہیں جو ہر حال میں
 ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے
 ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ
 ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں
 اور ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے
 ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں

اگرچہ میں نے کہا کہ کوئی تو نہ ملے گا
 مگر میں نے کہا کہ کوئی تو نہ ملے گا
 مگر میں نے کہا کہ کوئی تو نہ ملے گا
 مگر میں نے کہا کہ کوئی تو نہ ملے گا

جان بلب جنان میں ہے آمل اور بیت سنگین دل
 ہاے قسمت وہ ستمگر کچھ تو فرماتا نہیں

میں نے کہا کہ کوئی تو نہ ملے گا
 مگر میں نے کہا کہ کوئی تو نہ ملے گا
 مگر میں نے کہا کہ کوئی تو نہ ملے گا
 مگر میں نے کہا کہ کوئی تو نہ ملے گا

یہاں ہمارے کوئی بیلاور نہیں
 ہے بلکہ یہ ہیں جو ہر حال میں
 ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے
 ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ
 ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں
 اور ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے
 ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں

یہاں ہمارے کوئی بیلاور نہیں
 ہے بلکہ یہ ہیں جو ہر حال میں
 ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے
 ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ
 ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں
 اور ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے
 ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں

نہ ہونے سے ہوتی ہوئی نہ ہونے کا نشان نہ ہونے
 ہر کام میں صفا من علی
 کہ روز وصل ہے وہ کیا مجھے یاد
 کہ جسکی خبر نہیں
 شب چو کی ہے کیا کیا کہیں ہوتی
 وہ جیسا کہ اپنے عشق کا مری غرض
 بجز دل کا لیے علی کی یاد رہا ملبہ بین
 جی جا نہیں
 نہیں نہ گھوٹی مری صدا کوں سے
 مال میں ایسا جا
 دل کوں گھاسی جا جان کوں گھاسی
 گھر نہیں

| | |
|--------------------------------|-----------------------------|
| جسکے ہوں ہر کام میں صفا من علی | مشکلین کی ہوں سان سیکڑوں |
| لامکان میں مکان رکھتے ہیں | بے نشان کا نشان رکھتے ہیں |
| بود و نابود سے نہیں کچھ کام | اس کو آگے دھیان رکھتے ہیں |
| جب عدم سے وجود میں آئے | کل کو ہم کی شان رکھتے ہیں |
| ذات واجب کو کر دیا ممکن | عشق تجھ گمان رکھتے ہیں |
| راز ہو ہو ہے نغمہ قدوس | صوت سر پہ کان رکھتے ہیں |
| جان اپنی تو ہے فقط بے جان | اپنے جانان کی جان رکھتے ہیں |

کیا فنا نے مرہ دیا صفا من
 کہ بقا سے ہم آن رکھتے ہیں

| | |
|--|--------------------------------------|
| گو ہر نایاب دندان ہیں وہاں یار میں | سرخ بھل ہر نشان ہر زبان یار میں |
| ابر و خمدار اسکی اوڑھ لگاں سنان | وسلہ تیر قضا دیکھا لکان یار میں |
| آؤ کی اسکے خبر تھی آن سے آباد یار | آن مکی ہے عجب آج آن یار میں |
| روز و دیوار سے شاید وہ آجھا کر مجھے | تاکتے ہیں اسلیے ہم تابان یار میں |
| سب گلوں کا ہر موٹو بگلش سے دماغ | کیا نسیم آئی گذر تو بوستان یار میں |
| کل تو زانو پر یہ سر تھا آج یہ رتبہ ملا | ٹھوکر بن کھانا بھری ہر آستان یار میں |

دلعزبان صفا من
 اس حال زار کو ادب تو کوئی دیکھا
 یہ ہم ہیں عشق ہے وہ سدا کی ہے
 جوں و کز نہیں
 سنے کوں نالہ بیلو کی آتشیں بہ تو
 مست جیو
 جہنم نواز ہر اب گھڑا کشتک
 یان گل زمینیں
 کل کوئی کی کوئی کوئی بہ دھیمی میں
 زمین سامی
 کہو تاج ہو دم پوری دہان ہوتا
 کل کوئی از نہیں
 کہ کوئی کا کان نہ بقیں
 نہ تو نالہ سنا ہو کل کا کان نہ بقیں
 ہر کوئی باغبان
 ہوتی

۴۴

۲۴
 ظاهر اقطار چون معنی نین بدون دریا ظاهر
 ظهور خان کا ہر گز گشتہ نہ را مجھ میں
 راز میں اُن کا کھلی کھلی کہو یکجا جان
 لاشی کو زین تلک جو سارا مجھ میں
 نسل اور حقیقت کا ہوا یکجا طلوع
 چھپ گیا ہستی سو ہوا کا نا را مجھ میں
 دیکھان دور کسان ہر وہ حسین علاج
 آب ہی بیا رانا حق ہر یکا را مجھ میں
 ایسے قریب آئی ہر شہادت
 یعنی جلور کا

ہوئیں کیون دیوانی یہ بلبلیں کہ درہم ترین بیان سفر نہیں
کبھی ہرق سان تب دنا ب ہے دل وحشی ایسا خراب ہے
گیا جلو سے ایسا شتاب ہے کوئی جانا ایسا شر نہیں
ترا کو چہ رشک چمن ہوا مرے خون سے لاجو بن گیا
ہوا رشک خلد یہ اسے دلا مجھے سچ و غم کی خبر نہیں
مرے اشک کثرت گر یہ سے کہ جواب تھے سودہ خون ہوئے
یہ عجیب رنگ بدل گئے کہ عقیق ایسا اگر نہیں
میان مرنے کو بھی مرتے ہیں سفر عدم بھی کرتے ہیں
جو خودی کو اپنی گذرتے ہیں کوئی صنما من ایسا سفر نہیں

میں نہیں جلوہ نما آپ ہو یا راجہ میں
 فرقت بار کا بار نہیں یا راجہ میں
 یا رکھو نہ حوٹو نہ میر آپ بن پایا میں
 کوزہ گر کیے بنا خاک کا تو جام است
 جام کی غیر کی غیرت ہو تو آمل سپاے
 راز مخفی کیا انسان میں ظاہر اسے

[illegible]

بین چو بن یار زما چون کمان جاؤں
کہم دھونڈھون

نرا جلوہ بر حسن فیکون کمان جاؤں
کہم دھونڈھون

پھارین کوا اور بن بن گلی آتش
تن بین

میں اس بن جو باغیچہ کمان جاؤں
کہم دھونڈھون

ہر وہ پتہ جس کے گلشن کا سر پہ پائون تنک
اپنی آنکھوں پر رکھوں اور سر پہ پون اپنا اٹھا
جل کہاں سے ایڑ کر بولا کہ کیا سٹھ ہے ترا

چشم در گسن بار گسن ناز بر کی اڑیاں
خجہ گل سر ہین نادک سیر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹا ب شکب قمر کی اڑیاں

قرۃ العینیں حاصل جب ہو ایضاً من علی
اپنی آنکھوں پر رکھوں خیر البشر کی اڑیاں

گندہ زہین تنو بےس مہجور یار رات دن
مکس نہیں کہ جو سے تیر کوئی بچے
عالم شباب کا میرا سار آگزر گیا
بھون کو قلعہ داتو اب ایسا بھلا دیا
نوع مطلع اس پر ہوشیا رزلت ہے
دیکھا جو دل ربانے مجھے آپ مبتلا
ہر دو جہان کر شتہ آفت کو توڑ کر
دار الشفا یار میں جا کر کوئی کے

نر پٹے ہو کو تو ہی یہ دل نر رات دن
قابل علم ہو آپ کی تلوار رات دن
امید وصل میں ترو عیار رات دن
میری ہی ہر گلی میں ہو کر رات دن
گو یا ہم میں یارو یہ دو مار رات دن
لشکین کی کر کر تا ہو گسار رات دن
زلزون کا ہو گیا ہوں گرفتار رات دن
آہ و فغان میں ہو تر جا رات دن

گو عام و خاص طالب حور و مقصور ہیں
ضامن حضور کا ہی طلبگار رات دن

بہاری عمر یہ ساری مراقب ایتھ
گذری
کھنڈا شمس منسا ہن کمان جاؤں
کہم دھونڈھون

شرع اسکا نہیں منسا تمام عالمین
گرو دھونڈھا

دیوان خاص

بدور آدنی گردن کمان جاؤں
کہم دھونڈھون

مثال طائر عفا نظر آتا نہیں
پیارا

چھپا دیو میں یسا کین کمان جاؤں
کہم دھونڈھون

کسین پاؤں اگر اسکو تو سے آؤں میں
گم اسکو

کچھ اسکو بچانے دن کمان جاؤں
کہم دھونڈھون

کچھ اسکو بچانے دن کمان جاؤں
کہم دھونڈھون

میں خاک کو کی جان کو کی جان
شکب کل

کونکے عیش و عشرت کے زینت
 مانتے پائون
 مانتے پائون
 مانتے پائون
 مانتے پائون

ہم نے جسے عشق میں ہر چند مارے ہاتھ پائون
 کب ہوئے موج سلاسل کے کنارے ہاتھ پائون
 قید میں مجنون نے تیرے خوب مارے ہاتھ پائون
 چھٹ نہیں سکتے سلاسل سے بچارے ہاتھ پائون
 بکھینچ کب سکتا ہے مانی تیرے دست و پا کی شکل
 صانع قدرت نے تیرے یہ سنوارے ہاتھ پائون
 ذبح کر کے مجھ کو قاتل نے کہا خوش ہو کے یون
 اب تو ٹھنڈے ہو گئے سہل کے سارے ہاتھ پائون
 میرے دست و پا کی بندش دیکھ مجنون رو دیا
 قید میں کب تیرے بندھے ایسے ہمارے ہاتھ پائون
 تیرے دستی کر چکا قاتل کس میں تھک گیا
 یہ تڑپتا ہے پڑا اسکے نہ مارے ہاتھ پائون
 ہنچے خورشید سے رفتار جون کب درسی
 تیرے دست و پا پہ ہر اک کیون نہ مارے ہاتھ پائون
 ہے دلیل خون عاشق منہ پر رنگ منا

دہ آب انکے مانتے عید ہے ضامن
 نصیب نیک و بد طالع سید ہے ضامن
 یہ ایک باغ ہے اور زندگی کا گل ہے ضامن
 یہ چرخ غور و جود کا تو بد ہے ضامن
 ہزار دن قتل کی گئیے میگہ قاتل
 تھاری تیغ کا شہید ہے ضامن
 جو از غیب کا جاوے کبھی ضامن
 جو دشمن کی گھنٹاں کی قرب کو
 کہان ہر یاد بھرا دیکھ غنایں
 گو اُسکا تو بل الوہیہ ہر ضامن
 گو اُن کی یاد دل تو جاوے ضامن
 یہ سلاسل عشق کی تیرے ہر ضامن
 یہاں ہر بیداری ہر رعب کا ضامن
 یہاں ہر دشمن ہر دشمن کا ضامن

۱۹۱۸ء کو کوئی احد کلمہ نہ لکھتا تھا۔
 ایک پروردہ توبہ
 علم دل میں ایسا محبت کی سہا
 و بارک وسلم وصل علیہ
 بنی ہاشم علیہ السلام کا ہونا
 عصیان کی ہوجاؤں پاک
 سادات اہل بیت یہ ہمہ کلمہ
 و بارک وسلم وصل علیہ
 خبر دوسری جلد تم یانی

| | |
|--|--------------------------------------|
| میں ہوں عاشق ایک صفت ہو چانی اس مرد | انت الہادی انت الحق لیس الہادی الاہو |
| ضامن علی تو ہو کے فنا ذکر کیا کر اللہ ہو | انت الہادی انت الحق لیس الہادی الاہو |
| رویت ہاے ہونہ | |

ہری جان و دل نے یہی لی ہوئے و بارک وسلم وصل علیہ
 خدا خود محبت سے فرماے ہو و بارک وسلم وصل علیہ
 محمد کو معراج میں با خدا وئی کا نشان بے نشان ہو گیا
 کمالات رتی ہوئے دم میں طر و بارک وسلم وصل علیہ
 خدا و محمد یہ ہیں ایک دو ہوئی اُن پہ وحدت ختم منکرو
 خدا خود یکے ہم محمد یکے و بارک وسلم وصل علیہ
 وہ احمد بلا میم ہے وہ احمد وہ عربی طاعین میں عین رب
 جو کل شے ہر لاشے وہی کل ہے شے و بارک وسلم وصل علیہ
 اگر وصفت احمد وہ عالم کھین شکستہ قلم سان وہ عاجز رہین
 وہ حسرت کی نالان ہوں جون بانگ نر و بارک وسلم وصل علیہ

کہ تجھ سے ہوا دل بیا بیانی
 و بارک وسلم وصل علیہ
 وہ نور جمال مقدس دکھا کشتان
 جس نور کا کھنڈا

دیوان ضامن
 ختم جو ضامن کنا تک
 و بارک وسلم وصل علیہ
 کیا بیان کیے پتھر آری آہ
 دم گم کیا بیٹا آہ کے ہر گرا
 عشق میں شاہ سے وہ شاہ

عشق مجھ فقیہ رہا ہوں میں
 و بارک وسلم وصل علیہ
 عشق کو جانے کیا کوئی گناہ
 عشق پروردہ کوئی نہ پوچھے بلکہ
 عشق کو جانے کیا کوئی گناہ
 عشق پروردہ کوئی نہ پوچھے بلکہ

ایسا تو اب بی بدو ہو کر اٹھا دیکھ حجاب
منظر بار بار دین فی الغور کے ساتھ
نور و حجب و برکات و شین نمایان ضامن
چون کہ سوخت ہو گا کائنات کے ساتھ
راستی جان کا گرفتار ہون و اندر باطن
ساقیا جا بجا قبا ہو گیا بھر جہا
نہ وحدت کا طلسم بھون و اندر باطن
کو خیزد صفت عشق زینجانی بین

عشق میں تیرے مرگیا ضامن
تجھ کو ڈھونڈھو نہ ہوں کہاں مرے اندر

| | |
|---|---|
| منظر اسرار یہ دل ہے منور آئینہ جب ہوا منہ کے مقابل تیرے دلبر آئینہ از نگہ عصیان کی جو ہر دل کا مکدر آئینہ منہ کا آئینہ بھی تیری دید کا مشتاق ہو آئینہ بندی دکھ کیونکر میں کروں آنا زمین رو و عکس یا نہ ہو جب آئینہ سیراب ہو آئینہ نہ کیا جا ہیے روئے مصفا کو تیرے تجھ کو دکھا کر ترا حسن ازل ای ناز زمین | آئینہ اسکندری کی ہر بہتر آئینہ ہو گیا حیرت زدہ سا دیکھ کشیدہ آئینہ سنگدل تمہرے پیرین اسیر ہو تجھ آئینہ اسی لیے پھر تاج گردوں کی گھر گھر آئینہ ہر تری تصویر میرے دل کے اندر آئینہ کیونکہ دل ہو گا میرا آب کوثر آئینہ جب کھا کر تجھ کو دلبر چرخ اخضر آئینہ ہو گیا دشمن مرا اور تیرا ہر آئینہ |
|---|---|

جب خودی خود گم گئی ضامن خدا ظاہر ہوا
ہو گیا رو کے ہنار دیوار ہر در آئینہ

| | |
|--|--|
| بغیر حق تو نہ ہو مشغول دلا اور کے ساتھ آباد و برہن حقیقت میں ہیں دیے دنوں کی سوج و دریا و قاطر و حباب و ماہی | کفر ہو اسکو سمجھ ل سو ذرا غور کے ساتھ غیر ہر شو کو سمجھتا ہو اسی طور کے ساتھ بر صبح بحر میں دائر صفت دور کے ساتھ |
|--|--|

بعض کچھ دیکھو طبیعت نہ شفا ہو دگر
مض عشق کا بیمار ہون و اندر باطن
جس گنگ کی شفا ہو گلشن کی ہوس
دل پر ایسے کا کلام اور ہون و اندر باطن
نہ صفت ناگن کا قصور بہ بندہ صاحب کو
باق کی سطح پر چرمن چرمن ہو بین
ہو و حق عشق کو ناپاچار ہون و اندر باطن
چرخ و خوار سے تیری ہیں قاتل مارا
مات دن آنکھوں کو بنار ہون و اندر باطن
مات گال کھنکھن تری غلام ہون و اندر باطن
اتنا کھنکھن تری غلام ہون و اندر باطن
چون کہ غلام کی کچھ اور زیادہ
اندا کے ناز سے خلعت نہ مروت
الفٹ نہ مثبت نہ خلعت نہ مروت
دن رات تھکا کے ہیں ہر روز زیادہ
ملن کی صفت ہو دین ہو کر کی
ہو تاج کی مگر فیضان غور زیادہ
نہ چھن

خدا کا نام لکھنا اور پڑھنا
 خدا کی ذات اقدس کی ساری یادوں کا
 انہی میں کہیں دشمن تھا تو خدا کا
 ہمارے سامنے حکمت کا راز ہے
 قادیان کی فریادوں کا خدا کا
 خدا کی صفات میں قرآن کی
 یہیں پہنچا ہوں تیرے تکیہ پر
 میں یاد ہو کر نہ رہا ہوں
 خدا کی یاد ہو کر نہ رہا ہوں
 خدا کی یاد ہو کر نہ رہا ہوں

و چند ہوں رخ یار کا تیرے سے
 جو صغیر سوا عدو ہوں فی الفور زیادہ
 گھبرا کے جو صحران کو کل جاتے ہو ضامن
 ہو جاتی ہو وحشت بھی اسی طور زیادہ

دکھا تو یار ز صغیر ہی ہو جب چار کے ہاتھ
 پڑھے جو فاختہ تو قبر پر سیما دم
 ہو بعد مرگ مری خاک میں خون کا اثر
 ہماری بیاس بھی آسینغ سو اسکی
 مریض عشق ہو کد و پڑھے نماز فنا
 وہ آئین غسل کے خاطر تو خوب ہنلاؤں
 ہو چنگیا ہوں گلی میں صنم کی ہو کر غبار
 تو مانی مرگیا حسرت سے سہ یار کے ہاتھ
 کو گو رہی تر گشتہ اٹھے لیسار کے ہاتھ
 بنا و قیس جی آ جا کر وہ گھار کے ہاتھ
 لبانی خم می جو ہو گنگا اپنی یار کے ہاتھ
 لگا کر کرے تیمم مری غبار کے ہاتھ
 غریق بحر محبت ہیں بقیار کے ہاتھ
 اعرض ہو چرخ قدم تک تو خاکسار کے ہاتھ

عزیز کیا کرے ضامن بہار و دنیا کو
 نمون گلے میں جو اس یار غلگسار کے ہاتھ

خدا کی شوق سے تنکو گار یا رسول اللہ
 نہیں ہو گا وہاں تم بن سہارا یا رسول اللہ
 ہماری بھی طرف کرنا اسرار یا رسول اللہ
 خدا کو خوف سے آسدن ہی بیتاب بیگے
 خدا جو چہر گاہ آسدن تم اپنی امتی لاؤ

خدا کی یاد ہو کر نہ رہا ہوں
 خدا کی یاد ہو کر نہ رہا ہوں
 خدا کی یاد ہو کر نہ رہا ہوں
 خدا کی یاد ہو کر نہ رہا ہوں

روایت کیا ہے
 روایت کیا ہے
 روایت کیا ہے
 روایت کیا ہے

دکھا تو یار ز صغیر ہی ہو جب چار کے ہاتھ
 پڑھے جو فاختہ تو قبر پر سیما دم
 ہو بعد مرگ مری خاک میں خون کا اثر
 ہماری بیاس بھی آسینغ سو اسکی
 مریض عشق ہو کد و پڑھے نماز فنا
 وہ آئین غسل کے خاطر تو خوب ہنلاؤں
 ہو چنگیا ہوں گلی میں صنم کی ہو کر غبار
 تو مانی مرگیا حسرت سے سہ یار کے ہاتھ
 کو گو رہی تر گشتہ اٹھے لیسار کے ہاتھ
 بنا و قیس جی آ جا کر وہ گھار کے ہاتھ
 لبانی خم می جو ہو گنگا اپنی یار کے ہاتھ
 لگا کر کرے تیمم مری غبار کے ہاتھ
 غریق بحر محبت ہیں بقیار کے ہاتھ
 اعرض ہو چرخ قدم تک تو خاکسار کے ہاتھ

خدا کی یاد ہو کر نہ رہا ہوں
 خدا کی یاد ہو کر نہ رہا ہوں
 خدا کی یاد ہو کر نہ رہا ہوں
 خدا کی یاد ہو کر نہ رہا ہوں

پہل بن سست ہوا کے علیچہ ہم
زبان پرانی جی شکایت

سبھی بوجھ کہ تیرا خاص من جاری
وقت میں حال کیا ہو

ایہ نالان مجھ پر دم شان چھوڑ دے
دیسہم ہلچل میں کسے لکھنا چھوڑ دے

ایہ نالان مجھ پر دم شان چھوڑ دے
دیسہم ہلچل میں کسے لکھنا چھوڑ دے

ایہ نالان مجھ پر دم شان چھوڑ دے
دیسہم ہلچل میں کسے لکھنا چھوڑ دے

جو بادشاہوں کا وصل چاہے فقیر مسکین مجال کیا ہے
 تمھارے غم نے سب کو مارا پڑی تڑپتے ہیں لاکھوں ہر مٹو
 کبھی نہ کشتو لکھو آکے دیکھا نہ پوچھا بسمل کا حال کیا ہے
 اٹھانہ درسی تو اپنے بہکومیں تیرا عاشق ہوں جان ہو گزرا
 نہ چھوڑ جاؤنگا تیرے دکھ کو تمھاری دل میں خیال کیا ہے
 تمھارا رخسار حق نما ہو یہ آئینہ ہے جمال حق کا
 کہ جس نے دیکھا ہے تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے
 یہ بیٹھی باتیں ادا کی جتوں رسیلی آنکھوں نے بہکومارا
 جو تیغ برسران سے بہکومارو تو آپ کا کچھ کمال کیا ہے
 اسی توقع میں عمر گزری کہ یار ہم سے تو آئے گا
 نہ ہم نے جانا کہ وصل کیا ہے نہ ہم نے دیکھا وصال کیا ہے
 تمھارے بسمل کا رقص دیکھا فلک پہ زہرہ کا حال بگڑا
 تو کاتھ مل کے بولے صوفی یہ وجد کیا ہو یہ حال کیا ہے
 جلا مکان سے نکل کے اپنے وہ کبک رفت رنار نہیں
 کسی کی طاقت زبان پہ لائے یہ کیا کیا ہو مجال کیا ہے

مین کی فتنہ و کجگو جاننا چھوڑ دے
 وہ گھٹنے کے جب تو بیان کا آنا چھوڑ دے
 حال سول گرفت میں آخون بنانا چھوڑ دے
 بربزدہ صاحب تیرا عشق تو چھوڑ دے
 کوئی چاقو میں آخون بنانا چھوڑ دے
 گر گیا چھلے سیلان تو چھوڑ دے
 حال عشق جاننا بڑا توڑنا چھوڑ دے
 سبیل نالان و زمان میں کیا بنانا چھوڑ دے
 اب غلام اس باغ میں تو آ گیا چھوڑ دے
 رات دن زبانی تو کھل کھلے غم بنانا چھوڑ دے
 بیوقوفی کا چاہ میں نہ نہ کھانا چھوڑ دے
 شل بردار کو مل جائے غم و عشق میں
 تیغ آسان چھٹک ل کا جانا چھوڑ دے
 ایسا مکان برون کا وہ نشاء چھوڑ دے
 کوئی دم تویر زن تو یہ خواب
 خانہ دنیا کا کمال کا خانہ چھوڑ دے
 جزا خدا کی یاد کو یہ کار خانہ چھوڑ دے
 کوئی گم گیا ہو کوئی جان میں اگر
 کوہ پر دل گم گیا ہو کوئی جان میں اگر
 خانہ کویت چھان دنا ایک دانہ چھوڑ دے
 خانہ کویت چھان دنا ایک دانہ چھوڑ دے
 کوئی جی نہ ہو ظاہر بنانا چھوڑ دے
 کوئی جی نہ ہو ظاہر بنانا چھوڑ دے
 ان غلامی اس سون کا بنانا چھوڑ دے
 ان غلامی اس سون کا بنانا چھوڑ دے
 رنگ

زہد و تقویٰ حبیبہ و مسواک و تسبیح یاں پر لے
ضامن اینا طراز بقوعا شقانہ چھوڑ دے

کوچہ جاناں میں فضا من جو گیا مارا گیا
شکر ہے تم جان کو حضرت سلامت پہلے

خداوند قادر
چونکہ چاہے صانع قدرت
ایسے تشبیہ کی بھی کیا بجا چار دے
موت سے ان کا بڑی تخی ناز ہے
باز ان کو دوش بہ پیش ناز ہے
چونکہ وہ علم ہے دارِ فنا میں تو
ہر دم خدا کی یاد میں اسگو گنہار دے
وہ سر فرماندہ گل خندان کر کو جوان
شمن مجال مبارک و دخیان بہار دے
فہام

غلوار کھینچ کر کھانسی مار دے
 می گدھی شرب غنٹ کی کدو مری
 پیلانے کے غل کایمری کھادو
 پتوں میں آب پھاسیج دم
 دوسرے کادو بی لطف متھار دے
 اچھا دھول پر تو پیران لطف میں
 متھار لطف یار کو کاخ سنوار دے

دیوان خاص

سبز کبیلچ دل آرزو گار دے
 بالابا کے بار کو ایسا شمار دے
 ابدو تھاری خنجر پیران کا مار دے
 کیا دیر ہے غنبد موت کو مار دے
 قدرت خدا کی ہے مودہ جا بگر
 جب کو جا پر صانع قدرت سے چنبد
 آدو جلایا بنے قسم کی صدرا سے چنبد
 اپنے شب کی کو بھی سجا چار دے
 ریت سے رانجا بگر

ہوئے ہیں عاجز بزرگ سب اپنے
خدا کی باتیں خدا ہی جانے

سکے سب پر تاجِ نجات کی تہ
سویں ہو کر گدائی

باتیں خدا ہی جانے خدا کی
نشان گیس کر ختم گلہ وہ کہو جانے

اب تک نہیں ہو کر چاہنے خدا کی
باتیں خدا ہی جانے

ضامن قمار بازی سودا ہے عشق میں

بازی لگی ہی یار سے سہرا نیا ہار دے

تیرو بغیر اپنا لھکانا کوئی نہیں رکے
جیسا کہ میں ہوں ایسا وہا کوئی نہیں رکے
رازِ زمان کا وقت دانا کوئی نہیں رکے
دنیا میں کچھ اپنا بیگانا کوئی نہیں رکے
جیسا جلا میں لگو جلا کوئی نہیں رکے
ایسے گران کو سر پہ اٹھانا کوئی نہیں رکے

مدد علی ساعاشق جانا کوئی نہیں رکے
سارے مٹی جو نڈا یا نڈا کچھ کیا اور خدا یا
حال اپنا کسے سناؤں نہ مٹی جگر ہو کسے کھاؤں
چھوڑ دیا ہو سبے ہموں ساتھ دیا ہو سبج واکم
اگل لگی ہو جہل ہی گیا میں بالکل مل گیا میں
عشق خدا ہو یا رات سہیں کچھ کوئی خیانت

ضامن علی تو خوب سمجھ لے کرنا ہو جو کچھ ابھی سے کرے

ایسے جان میں پھر کے تو آنا کوئی نہیں رکے

عجب ہیں قدرت کو کارخانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

دکھائی ہر دم وہ اپنی شانیں خدا کی باتیں خدا ہی جانے

میں سن چکا ہوں بہت فساد خدا کی باتیں خدا ہی جانے

یہ واعظ آیا ہو کیا سنانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

گھلانہ پردی کا بھید بار و خدا ہی جانے کہ کل کو کیا ہو

بہت خوبی خیر داکے کسی نے

نہ رے رے کے ڈاکے

کوئی مہارت کا بھید جانے خدا کی

باتیں خدا ہی جانے

ہو قید مذہب ہیں مفید ہوا سب جنت

میں ہیں وہ چیز

کس میں ہیں حقے نے پروانے خدا کی

باتیں خدا ہی جانے

ہو کر اچھے فقیر سے ابی ہصول

ہزار دانا ہزار عاقل ہزار عالم

ہزار فاضل

باتیں خدا ہی جانے

لیکھو اب بقیہ لکھو دوسرے

دفعہ چلائے

یہ

جنتی چکر خلیس منی تا طاعت
مبارک ہووے

اجاب ہیکے چنے
رجا کے غما سن قبل ہووے

مژدہ عونت مبارک ہووے
برواف جلوہ گر ہجبال محمدی

منہ و عین حق ہیکے کمال محمدی
ہرگز نہ بوجھل منہ ہجبال محمدی

| | |
|---|---|
| خواہ بخت شیر خدا بزم مرد جلدی سہرا ہر حکمران کی خون آشامی میں پروانہ ہون توں جراتی ست سنا میں باری کی کہ رہا ہر تو کمالی ہو کمالی بے عبادت حق عیان اور نور ذات بخت میں روشن ہر تجسس جان میں نام علی نام خدا ہر شان میں جلوہ دکھا | سلطان شان و لافتنی منہ منعلی منہ منعلی الفت میں میری ل جلا صاعلی منہ منعلی ابہر روشن ہو دکھا منعلی منہ منعلی پرہ خودی کا اٹھ گیا منہ منعلی منہ منعلی تجسس ہر عالم پر ضیا منہ منعلی منہ منعلی ہر گاہ بندہ کہہ خدا منہ منعلی منہ منعلی |
|---|---|

| |
|---|
| ظاہر ہوا نور ازل بر شکل و شان جزو کل میزن کیا کون اس سے سوا ضامن علی منہ منعلی |
|---|

آئی دولہا پہ پیاری دلچسپ و عشق مبارک ہووے
نشانہ جوڑا گھر کا سہرا بناد و نعمت مبارک ہووے
کلاہ و دستار اور مقنع گل بہاری کا تازہ سہرا
قباے چنپا خانے رنگین خدا کی رحمت مبارک ہووے
قر کے مانند آج دولہا تو بزم انجمن میں جلوہ گر ہے
فلک پہ ہی اس زمین کو رفعت پر رشک جنت مبارک ہووے
محج شست ہے انبیا کی قرآن ناطق ہے فائز اکا

ہرگز نہ بوجھل منہ ہجبال محمدی
کے خیمہ بزم عشق صلال محمدی
قربان جان دل کی ہر بات ایک ہج
منظور حق سدا ہے وصال محمدی
عالم تمام منظر نور حضور ہے
ظاہر ہوا نور ازل بر شکل و شان جزو کل
میزن کیا کون اس سے سوا ضامن علی منہ منعلی
آئی دولہا پہ پیاری دلچسپ و عشق مبارک ہووے
نشانہ جوڑا گھر کا سہرا بناد و نعمت مبارک ہووے
کلاہ و دستار اور مقنع گل بہاری کا تازہ سہرا
قباے چنپا خانے رنگین خدا کی رحمت مبارک ہووے
قر کے مانند آج دولہا تو بزم انجمن میں جلوہ گر ہے
فلک پہ ہی اس زمین کو رفعت پر رشک جنت مبارک ہووے
محج شست ہے انبیا کی قرآن ناطق ہے فائز اکا

ظاہر ہوا نور ازل بر شکل و شان جزو کل
میزن کیا کون اس سے سوا ضامن علی منہ منعلی
آئی دولہا پہ پیاری دلچسپ و عشق مبارک ہووے
نشانہ جوڑا گھر کا سہرا بناد و نعمت مبارک ہووے
کلاہ و دستار اور مقنع گل بہاری کا تازہ سہرا
قباے چنپا خانے رنگین خدا کی رحمت مبارک ہووے
قر کے مانند آج دولہا تو بزم انجمن میں جلوہ گر ہے
فلک پہ ہی اس زمین کو رفعت پر رشک جنت مبارک ہووے
محج شست ہے انبیا کی قرآن ناطق ہے فائز اکا

دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے

یار ہر انہیں گویہ پیرا دین سب
 یار پیرا آگ لگے ہنہ گزاری ہو ری

تم ہوئے موم گم گزاری میں ضامن سے خدا
 ہو مبارک تمہیں اسے یار تمہاری ہو ری

جفا کرے نہ کسی پر نہ ظلم فرمائے
 کسی کو دل دکھاؤ نہ چھڑے زخم جگر
 اگر چہ حور ہو یا ہو پری مناسب ہی
 جلا جلا کے مجھے خاکسار جسے کیا
 بھرون ہوں کہ وہ بیا باہن جو گھبرا
 میں لالہ نہیں آتا جیسا ہر دانگیر
 دعا یہ ضامن کیکن ہو یا لکی قبول
 وہ گل جوشن پہ اپنی غور کرتا ہے

نہ عشق تم کرو اہل محباز ظاہر کا
 کہاں تلک تمہیں ضامن غریب سچائے

کون دکان میں جلوہ نما کسا کونہری
 اس نور احمدی کا یہ سارا نظور ہے

دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے

دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے

دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے
 دیکھو دیکھو کون تو بیا خدا سے

آپ کیس اور آپ ہی سہا آپ ہی
خود معلوم فرمایا
آپ کو دیکھو

سو تو ہی ہے
آپ ہی عاشق اور عشق

عالم اور مطلوب
اپنے اور آپ بجا یا جو کچھ ہے

سو تو ہی ہے
آپ عاشق آپ ہو تو انجانی خود

اول د آخر تو ہے خدا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
قاضی بنکے فتویٰ لگایا مٹا ہو کے وعظ سنایا
دیر میں جانا تو سب جایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
وحدت کثرت ایک مہین تیری ذات سب سنگ مہین
کیا کیا جلوہ تو نے دکھایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
موتی مچھلی برف اور آب موجیں دریا عین حباب
اپنے اندر آپ سما یا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
عالم فاضل صوفی تو رند سبوش سر بردہ جو
فوق و تحت سب تو نے بنایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
باطن میں تو احد کما یا ظاہر میں احد ہو آیا
تجہ بن کوئی نظر نہ آیا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
دان سے یاں کیوں آتے ہم مہین نہیں تھا دان کچھ غم
نمک عدم سے تو ہمیں لایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
نخن اقرّب آپ کے تو ملار ہے کچھ تپانہ دے
جال مکر کا تو نے بچھایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

آپ بجا جو کچھ ہے

خامس علی ہو لکھو طلبا جو کچھ ہے

سو تو ہی ہے

سین کچھ نا طلبہ کہیں کچھ ہے

سو تو ہی ہے

کین بندہ کین مونی کین کچھ ہے

کین کچھ ہے

کین عاشق ہو یا نا کین عشق کچھ ہے

کین جنون کین کین بی یون کچھ ہے

کین کچھ ہے

کین بد و اندہ سوزان کین وہ

شعسان گریان

وہ ہر جانی ہر ایک جا کین
کچھ کچھ کچھ ہے

وہ خوب فدا یا با فدا کین
عالم کچھ کچھ ہے

کین جو مٹی کین عینی کین کچھ ہے
کین کچھ ہے

مثال

وہ آپ ہی زندگی شہناکین چھوڑا
کین کچھ ہے
کئی نظر کچھ ضامن کچھ
مشکلنا جبر
بھی پروں بن کر کیا کین
کچھ ہو کین کچھ ہے
وہ کوچہ ہے منزل کربلا کی
ہمارے خون کی تیری بہانی
تو کوچہ میں ناسخ نافذ توں
ہماری خاک مدت تک اڑا کی
کیسے لگا کر تیرے ہیں جو وہ غلمان
ہمیں خواہش ہے دیدارِ حشر کی
نہ چھوٹا ہے ہم دیوانہ دل
تیری وہ زلف کا فرسہ بھلا کی

شال گر گس حیران گریبان چاک مشیل گل
وہی ہے بلبیل شہید اکین کچھ ہے کین کچھ ہے
ہوا لاؤں ہوا لآحشر ہوا الظاہر ہوا الباطن
وہی دانا وہی بینا کین کچھ ہے کین کچھ ہے
چھپی وحدت ہو کثرت میں ملی کثرت ہے وحدت میں
دکھا مسخہ بھر کیا پردا کین کچھ ہے کین کچھ ہے
وہی واحد احد مطلق منزہ ہے خدا برحق
وہ ہر جانی ہے خود ہر جا کین کچھ ہو کین کچھ ہے
کین یوسف بنا پیارا زلیخا جملہ زیبا
جدا لئی سے مجھے مارا کین کچھ ہو کین کچھ ہے
کبھی زاہد کبھی عابد کبھی وہ بادہ پیمایا
اُسے ہر رنگ میں دیکھا کین کچھ ہو کین کچھ ہے
کین گل ہے کین بلبیل کین سرد اور کین قمری
ظہور اسکا یہ ہے کیا کیا کین کچھ ہے کین کچھ ہے
وہ آپ ہی سنبھل دلالہ وہ آپ ہی سرود قدابالا

دیوان ضامن

نغمہ زیبا دکھا اسکے پردہ پر
لبوں پر جان آئی سنبھلا کی
فلکایت قلم ناسخ کو دے چھوڑ
سنا دے بات قاصدِ یوسف کی
دل آئینہ کو بنے جہان کی
یہ پوچھو جو ان ملک ملکوت عیش کی
پہچان لاسکانِ قبرا ہے خاک کی
چھوڑ دو زخموں پر تیرے تنگ اور
گلی بھی جا کر خیمہ شرم کی

پہنچ گئی تھی کہ بہن حکایت محبت
 ابد و کمال نے تو نے مری دار نکالی
 پچان بہن دل چہ نگہ ناک بار نکالی
 اس بار سے دل سے مری دار نکالی
 مری دار سے دل سے مری دار نکالی
 مری دار سے دل سے مری دار نکالی
 مری دار سے دل سے مری دار نکالی
 مری دار سے دل سے مری دار نکالی

| | |
|-------------------------------|---------------------------|
| ہوا اکھا چل ہوا ہوا اے صبا تو | نہ لائی ہو زلف مشک سا کی |
| خلیفہ ہو گیا اے کر امانت | یہ باوی لے گیا انسان خاکی |

| | |
|------------------------------|--------------------------|
| مریض عشق مر جائے تو چھٹ جائے | یہی تدبیر ضامن ہے شفا کی |
|------------------------------|--------------------------|

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| وصل ہو سہری مری جان وہ جانی مانگے | جادوئی کرعوض عالم فانی مانگے |
| مر سہر زہر مر از خم نہانی مانگے | کشتہ تیغ محبت کا نہ پانی مانگے |
| شمع کا فوری سحر ہو گئی ٹھنڈی انوس | عشق سہری میں مرا جوش جوانی مانگے |
| بیون دیوانہ و حیران ہوں خفیت و بجان | میری تصویر کی محزون بھی نشانی مانگے |
| دیکھ خط نامہ سان کنا لہ حوال بھی | شکوہ جو روح جاگروہ زبانی مانگے |
| دفعہ عشق کا ہر طول میں کیونکر کھوں | ایک عالم مری قصبے کی کہانی مانگے |

| | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| چاہ میں اُسکی زینجا کی صفت ضامن دے | دل و جان تجھے جو وہ یوسف ثانی مانگے |
|------------------------------------|-------------------------------------|

| | |
|--------------------------------|----------------------------------|
| فرقت از تری جان مری بار نکالی | کیون تیغ ستم تو نے شمر گز نکالی |
| تدبیر کوئی اور اگر بار نکالی | کیون قتل کی خاطر مری تلوار نکالی |
| گر آہ کوئی پہننے قضا کار نکالی | جان سخت رقیب کوئی دہن بار نکالی |

بکھو جو کیا قتل کسی مری دار نکالی
 ابلاش مری یون سہر بازار نکالی
 سچ جنس بن جو خیر ز تری شہر نکالی
 سچ جنس بن جو خیر ز تری شہر نکالی

زمرہ کوئی غنہ شہر بار نکالی
 دہم بہن میں اپنا ہی پہل میں یہ وحشی
 دہم بہن میں اپنا ہی پہل میں یہ وحشی

دہم بہن میں اپنا ہی پہل میں یہ وحشی
 دہم بہن میں اپنا ہی پہل میں یہ وحشی
 دہم بہن میں اپنا ہی پہل میں یہ وحشی
 دہم بہن میں اپنا ہی پہل میں یہ وحشی

دہم بہن میں اپنا ہی پہل میں یہ وحشی
 دہم بہن میں اپنا ہی پہل میں یہ وحشی
 دہم بہن میں اپنا ہی پہل میں یہ وحشی
 دہم بہن میں اپنا ہی پہل میں یہ وحشی

لاسلان تک پہنچے ہوں گے بازو ملکوت دار ہوں گے
 اس جہان میں نام اپنا کر گئے ہوں گے
 ہر قارون کے ہاں ہوں گے ہر قارون کے ہاں ہوں گے
 دولت ازین کو ہوں گے ہر قارون کے ہاں ہوں گے
 دہائی چاروں جانب از ان کو ہوں گے

| | |
|---|---|
| <p>ناگانی موت آئی مر چلے اے صنم کیا حشر بر پا کر چلے جب ستم کا حلق پر خنجر چلے کتنے توڑے اور کتنے بھر چلے تحسب دستار اپنی دھر چلے سر کو لے اپنے ہتھیلی پر چلے کوہ کون کے ہاتھ سے پتھر چلے ساغر عصیان کو ہم تو بھر چلے اسیا اسیر سدا گھر گھر چلے</p> | <p>ہجرین اسبت کو ہم کیا کر چلے خفتگان خاک کی مرشد پر تم دم شمار اے عاشق صابر کبھی ساقیا سرشار میخواروں کو جام میکہ میں قاضی و ملا گرد کوچہ قافل میں کفنی پس ہم بر سر بازار مجنون پر ترے واہ وا اے نشہ بادہ ہوں دشمن آدم ہے گندم دیکھ لو</p> |
|---|---|

زندگی بن یا رضا من ہو چکی
 ہم تو تنہا چھوڑ دو دوبر چلے

مبدا القافیہ

| | |
|--|---|
| <p>حسرتا دنیا میں ہم کیا کر گئے لغت جانان کو کیوں ہم ڈر گئے</p> | <p>بابر عصیان سر پہ اپنے دھر گئے ناسخ اعدا کی وقایں مر گئے</p> |
|--|---|

مکان اپنا چاہے زمین اور پہاڑ ہے
 زمین اور پہاڑ ہے زمین اور پہاڑ ہے
 زمین اور پہاڑ ہے زمین اور پہاڑ ہے
 زمین اور پہاڑ ہے زمین اور پہاڑ ہے
 زمین اور پہاڑ ہے زمین اور پہاڑ ہے

باقی زمین ہون مذہبی آرزو ہے
 یہ آرزو کو ذات مقدس کو تو ہے
 جبار ہے نشان تعین کا سب
 عاشق کو چاہے کہ نہ توفیق ہے
 جہنم جگہ کے آب کرنا و ضرور ہے
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا
 جس کے دریا جہنم اسد شکوہ ہے

وہاں خاکی نہ کوئی پہونچا ہے عشق

ہوا صفا من پر ثابت عکس مضمون

زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

ملنے جان کو میری وہ آسان کر گئے
 پہلو سے لیکے دل مرے پہلو سے اٹھ گئے
 حسرت یہی ہی کہ نہ پوچھا کدیکہ حال
 شاد کیا نہ زلف پریشان میں بارے
 کیا کیا کھلائی گل تری تیغ جفا کی بار
 دکھلا کے ہکو جلوہ رخسار چھپ گئے
 بیمار چشم کو نگہ تیر سے تو ہاے
 دکھلا کے برہمن کو مرغ مصحفی صنم
 آہ و فغان و حسرت و غم دی گویا مجھے
 آ تو ہی عشق موج غم دور دے مرے

مضمون جانگداز سے صفا من تو عاشقو

مشہور ملک ہند میں دیوان کر گئے

پایا شاہ کوئی تری سے کے ساقیا
 جاری ہوئے دریا جہنم اسد شکوہ ہے
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا

عاشق کو چاہے کہ نہ توفیق ہے
 جہنم جگہ کے آب کرنا و ضرور ہے
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا

عاشق کو چاہے کہ نہ توفیق ہے
 جہنم جگہ کے آب کرنا و ضرور ہے
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا

عاشق کو چاہے کہ نہ توفیق ہے
 جہنم جگہ کے آب کرنا و ضرور ہے
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا

عاشق کو چاہے کہ نہ توفیق ہے
 جہنم جگہ کے آب کرنا و ضرور ہے
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا
 جہنم کو کوئی تری سے کے ساقیا

۷۶

ایمانی پند گوی
نفس خفاک

گیا ہی نہیں
آتش جلا ہی جائے خاک

فنا بین ملا علی قاری
اصطفا حسن علی

بن کلامی ایندی

میں نے اس کو دیکھا تھا جو ان کے

کتابت الیوم

نہیں صبر و قرار ہو دل کو ذری مرے دیکھے بنا تجھے ایک گھڑی
 جو دیکھا ہے ناز و عشوہ گری مرا چہن گیا مری نیند گئی
 ترے جو روح جفا بھی پہنے سے مرے ہوش و حواس بجا نہ ہے
 مجھے گریہ نے ہجر میں چہن نہ دی مرا چہن گیا مری نیند گئی
 کبھی تمنے نہ مجھے کسا کہ میان مرا نام ہو یہ مرا گھر ہو دہان
 مری عمر تلاش میں ساری گئی مرا چہن گیا مری نیند گئی
 نہ تو زہرہ با ہون نہ آئی قضا تری ہجر میں کیا نہ اٹھائی بلا
 مراد لگا تجھے یہ کسی گھڑی مرا چہن گیا مری نیند گئی
 میان ملنا ہو مجھے تو آ کے ملو نہیں بہر خدا مجھے فتل کرد
 چھٹے سچ و بلا سیوہ جان مری مرا چہن گیا مری نیند گئی
 ہوا تجھ پہ فدا دل و جان ہو صنم مجھے تیری قسم تری جان کی قسم
 تری ملنے کی بار ہوں ہی رہی مرا چہن گیا مری نیند گئی
 یہی جی میں ہو میری کہ رشک مہر ترے سبز لباس پہ کھاؤں زہر
 گلِ سُخ پہ نقاب ہو تیری ہری مرا چہن گیا مری نیند گئی
 یہی جا ہے ہر جی کہ وہ رشک پری کر و سامنے میری جلوہ گری

۷۸
در مکان این دو اسکان سوختن
برای خود

ایمان کو

برق و گاز

بازگشت به بیان هر یک از اینها

مجلسیٰ ہندوستان

طیب جان مسجاری

...

راہِ غریب میں تھکا سہرا بٹھایا جیسے

پانوں میں مجھوں کو چھال دیتے بڑی ناکہ کے ساتھ
آپ وہ ضامن تو بنانے کو نہیں سخن میں آجے

آب وہ ضامن تو نہ بنائے سخن میں آبلے

ترے عشق میں بہت بیوقوف مری کیا ہی بیقدری رہی
 دے تو نے پوچھا نہ حال کچھ تجھے ایسی بیخبری رہی
 ہوا خشک اینار یا صفتن نہ رہا وہ گل نہ رہا جمن
 مگر ایک نرگس چشم نم ترے دیکھنے کو ہری رہی
 مجھے سا قیام نہ پلا کھلے جس سے جلد فنا بقا
 تو خیال دل میں ذرا نہ لاکہ نہ پیالی ہو کی بھری رہی
 یہ ظہور کل ہے بھی ترا تو خود آب آیا ہوا سے حرا
 سو عجب طلسم دیا بنا تیری ذات سے بڑی رہی
 تو نے جب سے ابرو سے سا قیام مجھے جامِ محو فنا دیا
 نہ خیال ہستی دل رہا نہ نگاہ جلوہ گری رہی
 بتا اپنا نام و نشان گل کسے کیے خار کہاں ہو گل
 نہ وہاں ہر رات و رنج کا دخل نہ نمود اپنی ذری رہی

دیوان ضامن

۱۔ کچھ لوگ ہیں جو کہ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔
 ۲۔ ان کے لیے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔
 ۳۔ ان کے لیے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔
 ۴۔ ان کے لیے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔
 ۵۔ ان کے لیے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔
 ۶۔ ان کے لیے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔
 ۷۔ ان کے لیے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔
 ۸۔ ان کے لیے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔
 ۹۔ ان کے لیے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔
 ۱۰۔ ان کے لیے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔

حافظ قرآن سیاحی کا سفر نامہ
ماہِ رواد کی یادگار

.....

○



۷۹
کتابخانه خیریه خاندان محمدی
کتابخانه خیریه خاندان محمدی

موجودہ حکومت خدا کی ہو
 اور ادا کو صدقے سے ہو
 ہو گا

بسم الله الرحمن الرحيم

مکتبہ اسلامیہ

مجلس شورای اسلامی

کتابت

بہارِ اہلِ فاضلہ

ہمارے بہترین فنکاروں نے
میں نمایاں ہے علیٰ قاعدہ
میں نمایاں ہے علیٰ قاعدہ
میں نمایاں ہے علیٰ قاعدہ

دیوان خضامن

[illegible]

فہم کیونکہ یہی کتابی ہوتی

اچھا ہوا جو ہٹ کے نہ آیا وہ مر گیا
تیرا نکاحو یار سے کیونکر بچے کوئی
فریاد کی طرح لب شیریں کو لب سے بن
سجدہ کرو نہ کیونکہ تیرے تیغ بُت بھلا
ہو نہ وہ میاں رو رہتی سے جاگدہ

ضمائم علیٰ ہر جہ کا ا سے خوب حشر کیا
 اعداد ساتھ میرے تو مشکل کشا کی ہے

| | |
|--|---|
| <p> دل کو پہاڑ چاہے اسی بیوفا کی ہے جس طرح چم لون میں کتب پاناز میں کیا آرزو وصلِ مہبت بیوفا کی ہو ہر ہر قدم پہ اُسکے ہوا عجازِ عیسوی باب قبولِ استغفرنیو ہوتے ہیں بند خاندانِ مین سانپ لے آکر کیا ہو گھر بگو ہوا ہر شوق اڑا لیجیے اُدھر گلشن میں سیر کرو گمانِ بہارِ حُسن </p> | <p> لڑائی جسکی چاہ میں خواہشِ قضا کی ہو پاپوس کی طلبِ سرنگِ خفا کی ہو عادتِ جبرِ ہمیشہ ہو جو رجوعِ جفا کی ہو رُخسارِ اس پر ہی کی یہ ناز وادائی ہو باز و خشکستہ پاکینِ مرغِ دعا کی ہو دلمین ہمارا جو زلفِ دُعا کی ہو دلمین ہوا بھری کمر اس لربا کی ہو لبِ برندایہ غنچوں کو کھل علی کی ہو </p> |
|--|---|

کون
 زمین کی بھی بنے شائی ہوئی
 ہر کونہ اکین کو کرشمین بولتا خود کام
 بڑا کرشمین بولتا جان کر یہ جہد الی ہوئی
 خوب ہوتا جہل تو یہاں الی ہوئی
 ہری گردن میں تو یہاں الی ہوئی
 یار سب کل الی یادوں کل الی ہوئی
 ہر شے فیرا زمین کیوں بنی بستی ہوئی
 کو پڑے یار میں گر بنی رسی الی ہوئی
 بین احمد کا میں دربار کافی ہر
 زمین کی اس زمان

نہیں جیسے کارہ گشتہ زری تھی
 قافل کا
 جو آب زندگی سے کر دیاں فوج
 مین جان دواد صاحب ہم چسنا
 قافل کا
 قافل کا
 قافل کا

کیونکہ کسی عیار تو تم کرتے بھلا
 وہ ستمگر جو کبھی سہے موافق ہوتا
 دل یہ بیتاب ہو سہاب کے مانند ہوا
 مرغ دل باغ جا نہیں تو نشیمن کرتا
 کیونکہ بھلا ماوہ ہیں سورج اجات کیوں
 منتظر آد جا ناں ہوں ہمیشہ یارو
 کیا لگین لگو جان لگین زخم یہ زخم
 تاج ہوتی تیغ ماہان نگار کی اگر

نہیں جیسے کارہ گشتہ زری تھی
 قافل کا
 جو آب زندگی سے کر دیاں فوج
 مین جان دواد صاحب ہم چسنا
 قافل کا
 قافل کا
 قافل کا

بست ہوا اس بہت عیار کے آگے ضامن
 کچھ توین آتی اگر بات بنائی ہوتی

ہمیں ستارو اور قاتل ہم اپنے آپ ہی مر جائیں گے
 بن آئی جب کہ مر جائیگے تمہارا نام کر جائیں گے
 صنم کے عشق میں یارو نفع بھی ہے ضرر بھی ہے
 بگو جائیں گے گر کتنے تو کتنے ہی سنور جائیں گے
 صراحی جام مینا کے کروں گا توڑ کر ٹکڑے

دیوان ضامن
 کو کس فتنہ ہو ضامن پریش
 بلوغت
 کو کس فتنہ ہو ضامن پریش
 بلوغت
 کو کس فتنہ ہو ضامن پریش
 بلوغت

جوت نے کیا بچے پر صبح و شام
 جوت نے کیا بچے پر صبح و شام
 جوت نے کیا بچے پر صبح و شام
 جوت نے کیا بچے پر صبح و شام

میرزا بیگم کو وہ طوطا جادو میں مضبوط
 چاندی کی باقی اور تین کپڑے کے
 پتلی میں لپیٹ کر دیا
 میرزا نے اسے دیکھا تو اس نے
 کہا کہ یہ تو میرا دل ہے
 میرزا نے اسے دیکھا تو اس نے
 کہا کہ یہ تو میرا دل ہے

لے سے جو کہ پہلے ملاؤ اب پاکین

باقی ہے نہ کیونکہ وہ باقی تمام ہے
 مبارک شراب عشق سے مجھ کو نہ بھولنا
 صفا من علی ہمیشہ بمختار اعلام ہے

مغل جانان میں دیو گر کوئی جانے مجھے
 عاشق جاننا زکینو کچھ شعر و جانے مجھے
 ہر یہی بہتر کہ کوئی یار میں مست جادو
 خاک و خون میں اس قدر ٹوٹا کہ تھلا بنگیا
 فرقت جانان میرا حال ایسا کر دیا
 اس شہید باز کو دغ و غم و غم تر سے تم
 سخت جانی تو مجھے شرمندہ جانان کو کیا
 استخوان جھلک کے خاکسار مر رہا جینگے
 عشق مست اگر اس صدم کا دیکھ بھتا و گنا تو
 شہر میں خفقان ہو اور صحرایں جنت ہو
 زندگی بن یار کو مشکل ہو اگر کم بھی مجھے
 میں بجا دیکھا اٹھامت عاشق جاننا نہ ہوں

میں پروانہ کو جب ہر شعر و جانے مجھے
 میں پروانہ کو جب جانوں تو پہاڑ مجھے
 غم و آسکے وان تک یونگ کجی نہ مجھے
 کا فر بسمل صنم آئے ہیں کہاں مجھے
 اپنے دیوانہ کمین ہیں سارے دیوانے مجھے
 اشک خن کی لودہ آب تو ہیں ہندو مجھے
 ماتوان آ کر نظروہ نازین شان مجھے
 عشق کی آتش لگی ہو اتھو بھر کا مجھے
 یہ ہی سمجھا تو تھے سارے اپنے بیگانے مجھے
 اچھے بچہ کو ہوا کیا ہو خدا جانے مجھے
 اور عزیز و غم ذرا سنا نہ ہر دو کھا مجھے
 وہ خدا کو واسطے قدم زمین مر جانے مجھے

خود دل کی کجیاں تو نے کیاں
 تیری وہ جال کجاں تو نے کیاں
 ہم اس کو چاہیں وہ ہم سے کیاں
 ہمارا چاہی تو ہو قدرت خدا کی
 دلا یہ چاہی تو ہو قدرت خدا کی
 اس غم عشق کی اچھی دوا کی
 جہاں اس غم سے دوا کی
 اس غم میں لائق تھا سزا کی
 یہی دوا ہے اس دار الفت کی
 ہمارا عشق سب کی ہر تفت کی
 صیانت اس کی ہر تفت کی
 یہی باران رحمت کی
 ہمیں انھیں ہو گریہ کی عطیہ کی
 مسکے ہو گریہ کی عطیہ کی
 یہ مونی کو گمان دیکھ خان کی
 بھانا سوزش دل کی عطیہ کی
 وہ ساری ادا ت غفلت کی عطیہ کی
 یہی ہے دیوار خدا کی

دہی اپنا ہوا دشمن ہے ہم

آستانہ شہ

میں لکھا ہوں راز دل تلوار

دل قاتل میں کیا گداز خدا جاسا

وہ کیا شہ

خجے پہلو سے دہر سا کمان

اعدا سے بڑھ چھینکا

ہمارے درد و غم کا ہودہ شاکہ
ہمیشہ غم کی سازگی بجا کی

سوا تیرے میں ہر کوئی ایسا
سرد و عشق سے دل میں ہمارے

اذیت اور مصیبت میں ہمیشہ
دل ضامن نے بس نکود عاکی

تمہاری زلف مشکین کو جو ہم مشک خطا سمجھے
خطا سمجھے جو یہ سمجھے تری کاکل کو کیا سمجھے
وہ جدول لاجوردی ہے رخ مصحف کی صفحہ پر
اُسے فیتا حامل کا رخ مصحف کی جا سمجھے
رخ روشن کو ہم اُسکے دلون کا آئینہ سمجھے
ظہور نور افسدس ہے تجلی خدا سمجھے
لب جان بخش جاناں کے لب شکب سجاہن
صدائے قم باذنی کو فقط حکم خدا سمجھے
ہم اُسکے چشم و ابرو کو کو یار و دیکھ کیا سمجھے
اُسے ہم چشمہ کو فرار سے تیغ قضا سمجھے
رفیق اپنا ہوا اے دل تھا خدا جا کمان پہنچا

خجے پہلو سے دہر سا کمان
اعدا سے بڑھ چھینکا
مشکل کی شہ

غنم کو تم تو کس ضامن
لائی تھا بھگیا
نہیں بھی کچھ دہے سمجھے ہیں نہیں
ان کی بلا سمجھے

دیوان ضامن
نہیں برا دشمن کو ہم اُسکے
خدا سمجھے

جہاں نور اجست کو تو تیغ
خدا سمجھے

جہاں نور اجست کو تو تیغ
خدا سمجھے

جہاں نور اجست کو تو تیغ
خدا سمجھے
جہاں نور اجست کو تو تیغ
خدا سمجھے
جہاں نور اجست کو تو تیغ
خدا سمجھے
جہاں نور اجست کو تو تیغ
خدا سمجھے

مانند شمع رات کو نخل بن بن زریع
 دست بخت رات کو یک جلا کرے
 کس بخت رات کو یک جلا کرے
 رات کو یک جلا کرے
 خاص من فرق با بین کتب جبارے
 تاج کتبے بر سر پوین بن جبارے
 عشق من تیر غم از غم کس جبارے

| | |
|--|--|
| اس جان کو رکھنا ہر خدا کرے کو بچہ پر جیتا ہو اجاڑ نہ کوئی بچہ کے بیان سے آرام میں سوچے تھڑے ملک عدم میں اور دشمن با حباب محبت گرا اعدا اس عشق نے اٹھائے کبھی کام ہمارے ملنے کی قسم کھائی ہر قاتل نے یکایک مفسد نہ کہو عاشق جانا را کو صاحب | اسی تھی قضا لینے کو پرہنے ملا دی پھرتی ہر ہر اک کو بچہ قاتل میں منادی اور عشق مجھ لاکے بیان ہوم مجا دی پہلی ہی ملاقات میں ملکر کوغدا دی شادی تو مرا غم ہوا اور غم ہوا شادی اور قاصد بی قال یہ کیا تو فی شادی ہاں حسن نگر آیکا بالکل ہے فساد دی |
|--|--|

اس عشق نے افلاک پر پہونچایا ہے ضامن
 گو خاک میں لے کر کے مری خاک ملا دی

| | |
|--|---|
| حبیب دریدہ ہو تو رفر گریا کرے مین گریہ کار ہوں غم فرقت سے حسرتا پروانہ کی صفت نہ ملا میل میں بھی جین آزاد کیجے مجھے یا قتل کیجے آب بقائے نہ لب لعل بار کا رنگ حنا ہو خون مری باسے یا ر کا | لکڑی ہو غم سول تو علاج اسکا کیا کرے اور گل قریب بغل میں ہنسا کرے ہم شعر و کی نرم میں شب بھر جلا کرے دشنام آپ کے کو کب تک سنا کرے خون جگر نہ کیونکہ ہمیشہ بیا کرے لاش کو میری پاؤں سے چنے ملا کرے |
|--|---|

عشق من تیر غم از غم کس جبارے
 دل تو ایک گریہ میں یہ طلبگار کئی
 دامن کال کو اگر وہ مدخل یجا بیٹا
 داند تل سے کیم غم دل یجا بیٹا
 اگر کوئی کئی ہے غفلت خادہ تنہا اگر
 ہاں بنی غم کو اپنے منصل یجا بیٹا
 ہاتھ منہ سے تھارے کھینچے اس کا ہاتھ
 بہ زلف غلٹ غم تو میں ضامن علی
 انش سوزان کو ابی منشا بے یجا بیٹا
 مری دین تنالی غم قدس بے یجا بیٹا
 سنگ لا آستان کو غم من کو آہ
 فوب رو کا ہنر باد کو ضامن کو آہ
 جین شام کو ہمارا دل یجا بیٹا
 لیکن

دوان خاص من

کبھی غنیمت کو دریا میں پھینک دینا چاہیے
اور دودھ انہوں کو کین دے دینا چاہیے
دل نہایت پختہ ہو کر رہتا ہے
اس گل اندام گل تر کا نام ہے
سبز کا لہریں میں غم و غم و غم
غلام کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے

| | |
|--|---|
| راست دل اس کو پاس رہتا ہے اس کے رخ سے مساس رہتا ہے پر یہ دل تیری پاس رہتا ہے آبِ خمر کا پیاس رہتا ہے مکھی تربت پہ گھاس رہتا ہے | کیون مراد دل اُداس رہتا ہے زلزلت کا فریہ گو کہ ہے کالی میرے ملنے کی گرچہ کھائی قسم حلق کو میرے آگے کر دے تر سبز خط پر ہوئے ہیں جو کہ شہید |
|--|---|

آنکھ کو کھول دیجھ تو صاف من
کے زانو پر اس رہتا ہے

| | |
|---|--|
| صد الامان ہو جا بجا اللہ اکبر ہے کتنا عالم امکان بھی سکا ایک دفتر ہے اگر وہ بھی چھ چکا تو وہ بھی پی سر ہے دل بنیات اپنا مثال برقی مضطرب ہے صنم کا دل مگر انک ہی چھ چکا پتھر ہے لکھا قدر رکھتا ہوں ہمارے خون کا گھر ہے تو کا شانہ مرا اُدو تو جنت بہتر ہے سر رخسار صحر پر کھجایا اپنا بستر ہے | جو دیکھا کو جو جاننا نہیں تو ہر پاشو خوش ہے وہ لکھا بھی چھ وہ لکھا بھی پاشو ہے رخصت دہر رعنائیں بہت کچھ گشتی کر نہ دن کو چین ہو چکا نہ شکر نہ نیند آتی ہو بت کا فریفتہ بن قہر بھی ہو چکے کافر لیکن یہ ہیں نہیں یار و خانگی بہت جاننا نہیں وہ آیا گل لہجہ زریا ہمارے گھر میں الفت ہے ہن جو ہنوں ان کے ایسے مر آرا اس یہ ہے |
|---|--|

دل نہایت پختہ ہو کر رہتا ہے
اس گل اندام گل تر کا نام ہے
سبز کا لہریں میں غم و غم و غم
غلام کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے

دیوان صاف من
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے
کس کا دل تو کچھ بے خبر ہے

متفرقات
ب

[illegible][illegible]

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خدای
 آری نی بگوید آکس کہ بگفت نن ترانی
 تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خدای
 آری نی بگوید آکس کہ بگفت نن ترانی
 تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خدای
 آری نی بگوید آکس کہ بگفت نن ترانی

| | |
|--|--|
| این صفت طبع در ذات یک در موج و کرا و صفا خدا اس باد بر یک شاه در این آج و دلار می دهد طوطی در دست خود طوطی بر روی آتش می نشیند و صبح گلشن برین پہلی است چنانچه در این لگا | ارباب نیا اصحاب تقا اظهار کنند اسرار حسدا بنی کی ہوئی جیلین کچھ بن چرچی یا میں گری جو بن رنگ و دیار ملا شب بیک کانا و سماگ بھرا تن ایک بھاس میں ایک بھیا کیا نوق با کوئی ویتا |
|--|--|

اجمی مرے جاگے ہین بھاگ
 سنیاں کچھ میں تو خشک مناتی جی

مسدس و رجناب سرور علیہ التحیات والصلوات

| | |
|---|--|
| بلع العلاء محمد کشف الدجہ تمامی عجب کمال اتی چرخن با گرامی | حسنہ جمیع عالم بطور تو میانی اگر طور پر جو موسیٰ زبان خوش کلامی |
|---|--|

| | |
|--|--|
| تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خدای آری نی بگوید آن کس کہ بگفت نن ترانی | |
|--|--|

| | |
|---|--|
| ہو افرح و حرم آدم بطیفیل نام احمد جو شمع نور احمد ہوئی رخ میں سکر سرزد | ہو افریضیا تبسودہ رسول جبر احمد ملکوت کر کے سجدہ وہ یہ بولے یا محمد |
|---|--|

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خدای
 آری نی بگوید آکس کہ بگفت نن ترانی
 تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خدای
 آری نی بگوید آکس کہ بگفت نن ترانی
 تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خدای
 آری نی بگوید آکس کہ بگفت نن ترانی

غریبات و غیب

محبوبین کی باتیں سیکھ کر کوئی جاے سننا
چاہا توں پیا چھوڑا چلے پین
گلے گئے گانے سیکھ کر کوئی جاے سننا
چاہا توں پیا چھوڑا چلے پین
چھوڑا توں پیا چھوڑا چلے پین
چھوڑا توں پیا چھوڑا چلے پین

عشق لگا اُس یار سوا در نہیں کچھ کار
مرا نہ حاجت جنت نہ سایہ طوبی
کیا کروں بکایت کو اور کھٹ چھ کی چھاتھ
نمیر و مہن زین کوی یاد سو کریم
چھڑ کر گلابان یار کی ست کعبے کو جا
سزو کر شائے نہ کعبہ دل عشاق
حیرت میں بگڑ دیکھ کے میرا حال
زہر ستاد ضامن صول من آنجا

مطلب میرا مل گیا اور حج ہوا قبول
کشتون میں اُس یار کے ضامن ہوا قبول

نایاب ہندو نائیں کا ناستی ناشی عارے
نایاب نائیں قاضی ناصونی نا پڑتے
اپنا باساکر جا کہ جان دھرتی اور کاس

گردنے اب میرا تائے ضامن سپاری آپ کو کھو
آپ گما جاپ کو پایا اپنا صاحب آپ ہی ہو

کعبہ دل یار میں بل جاؤں وار
حریم کعبہ جا تم نگار میں باشد
احمد دھاک ساؤ ز جو پیم کر گل ہاتھ
حریم کعبہ جانان غبار میں باشد
خانہ کعبہ ہر وہی جان ملے وہ پیا
بکوی و برور عنقا قرین باشد
لاشہ میرا پانے لیا جو آپ سنبھال
گیشتگان منم گر شمار میں باشد

دو جان صاف سن
پیکر میں گانے سیکھ کر کوئی جاے سننا
پیا ہی گئی جان سار سننا
نا کوئی سنا بھائی دی کوئی جاے سننا
لال آدھین کے پیرا کما دس
ضامن علی کو شافی رس
کوئی جاے سننا

دو ہر دہا شکر

دینا دیون جانی کان عکس کوکھات
دینا دیون جانی کان عکس کوکھات
دینا دیون جانی کان عکس کوکھات
دینا دیون جانی کان عکس کوکھات

ضمائم علی اکبر کی کتاب
نظم جانی سے اپنی دلگذا
دیگو حال میرا اب

دو ۲۰

ضمائم علی اکبر کی کتاب
نظم جانی سے اپنی دلگذا
دیگو حال میرا اب

آدم بھولا کیون بھڑو کا ہر ہنسار
اڑھو کو میں جو اچھسا کبھی اڑے پا

دنیا یہ مردار ہے ضامن اسے تو بھول
دنیا سے ناراض ہیں حضرت پاک رسول

| | |
|--|--|
| سکھی سونو میری کہانی میری جیٹری عشق نے بھونکی جو میں جانوں کہ ایسی بنے گی کبھی بیت کا نام نہ لیتی کوئی بیت کا نام نہ لیتو اگلا جو بن گن روپ ہماری میری اڑھو گئی سڈھ بڈھ ساری پیا تم بن کیسے جو ن گی اُن جا کہیں لینا بدیا سکھی اب کو کیجے کہاری ایسے تن میں روپ کو دارون میں تو نہٹ کرم کی ہوں ہاری | میں تو بھی ہوں برباد پوانی میں تو پہلے ہی چٹھہ منسو چونکی میری تالی جگ میں سنبے گی میں تو پہلے ہی جان کو دینی مجھ لوری کی ریس نہ کیجو میں تو رہ گئی چپکی بچاری میں تو رہ گئی چپکی بچاری بتا من کی من کا سر کہوں گی ہم کیسنا جو گنیا کا بھیسا پیا ڈھونڈت ڈھونڈت ہاری اس ہاگ کو آگ میں ڈارون جو پیا نے جیا سے بساری |
|--|--|

دو ۲۰

ضمائم علی اکبر کی کتاب
نظم جانی سے اپنی دلگذا
دیگو حال میرا اب

ہواری

دیوان ضامن

ضمائم علی اکبر کی کتاب
نظم جانی سے اپنی دلگذا
دیگو حال میرا اب

نغمہ خاں رفیع تو زبانی ہی جھگڑا
دیکھو اگر اور تو کون سے بھی لڑا
دیکھو اگر جانی پکا کہ میں نہا
مہر میں کہ تو نہ ضامن کہ کہیلا

عین بن علی جوئی طبع بدست کی
شب گذارد کجیو
می بدن بر بیاں بنو جلاک زن بین
نظارے غم بین
چو آنک جباری جو چشم تر سے نو
آشودن کی غمبار دیکھو
وہ جو کاغذی مٹی والا کہ خنہ
سکھو نہ رنگ والا
نظارا خاص من اور کجا جلاک ایک

| | |
|--|----------------------------------|
| ہم طرح شرف کی طرح دے گئے انگو | ضامن خدا جانے وہ کس طرح لڑتے |
| قطعہ | |
| ہر وہ ہلین بھین آپ خدا کے مارے | حاصل مردوم خاصان ہین جفا کر مارے |
| جو کہ خود بد ہین وہ بد ہین ہین بلا کر مارے | ضامن ایسوں نہل ہین ہر مارے |
| عزل | |

نشاہستی عروج میں ہے شراب گل کا خمار دیکھو
مہک رہو ہین یہ طفل غنچے چمن میں جل کے بہا دیکھو
عجب کی رنگت کر ہین ٹھو رنگ عبیر کبیر گلال خوش رنگ
کہ خاک عاشق اسو کی رنگت بہا را اڑتا غبار دیکھو
آدھر تو پکارا ہین ماری اُدھر ہو آنکھوں نو خون جاری
یہ ناتوان کو ہی سیراری تم ایک گیندا اسکے مار دیکھو
تمام سامان پھاگ کر ہین خوشی محبت کی ناگ کے ہین
سو یار بن دن یہ آگ کو ہین یہ ہو ری جلجاے یار دیکھو
سین مراح کرے ہو قفل جہنم بل بل کو پیتے ہین مل

نظارا خاص من اور کجا جلاک ایک
گیندا اسکے مارے یارو
میکر ایک کے مانند گذارے یارو
عمر کو جاک کے عزیز کو کو کیا کیجے یارو
چن چن چن کو کو کیا یارو
یارو جاک کو کو کیا یارو
یاد تو ان کے بھاد اور سہارا نہ ہوا
غیر وقت کو کما ناک کے سہارے یارو
ہر میں اس بیت کا فرق تو دشت ہوتی یہ
شام کو صبح تک گشتا ہون تارے یارو
مشائے کو کے خاک میں تارے یارو
نور کو گل و شاخ پر سارے یارو
جو دنیا میں جو دیا تو نہ دکھلا شمس
لکھی عمر کی باتوں کو یارو
کھلی کھلی ہر باز یارو
کُن دلا کے کُن کو نظر یارو
بیش نیل میں جو عاز ہین سا یارو
سمرقند میں جو عاز ہین سا یارو
پانوں کو توڑ کے جو عاز ہین سا یارو
نظارا خاص من اور کجا جلاک ایک

عاشق شیدا جلد کا اپنے چہرے
سوتی چٹپٹیا

زیر آرائشی کہ نہ بالان طور کے
اوپر تم ہی تو ہو

اگر عاشق اب ہوتی تو زنجیر پہ
ذات خدا

آخر کیا رنگ دکھا کر ساتی کو تر
تم ہی تو ہو

| | |
|---|--|
| سنگدل کر حق سے ہو رقیق کام دنیا و دین کا بن جائے نزلے ذکر دل میں مٹن جائے چوٹ جائیگے تجھ سے سب پہنچل نفس کا فرکو نیچے پائون کے فل | ذکر کر لا اکر لا ہو گرضا ہو خدا بھی من جائے ذکر کر لا اکر لا ہو ضامن ہو سنبھل سب حال ذکر کر لا اکر لا ہو |
|---|--|

غزل دیگر

سہنے جانا تم کو جانا پر دے اندر تم ہی تو ہو
ظاہر و باطن تم ہی تو ہو اور ازل و آخر تم ہی تو ہو
فتویٰ دے کر کفر کا تم نے قتل کیا ہر عاشق کو
لفظ آکا الحق بول کے بیخود دار کے اوپر تم ہی تو ہو
احد سے احمد پیار ابن کے اُمت کا سالار ہوا
فصل علی محبوب خدا یا شافع محشر تم ہی تو ہو
فحن اقرب کہہ صاحب پر دے میں تم خوب چھپے
ابو ہم پہچان گئے ہیں جانی دلبر تم ہی تو ہو

سب سے عاشق تیرے ہوا سب خفاں
سب سے حضرت عشق
سب سے قبلہ سب کا محبوب سب سے خفاں
تم ہی تو ہو

غزل دیگر
دیوان خفاں

منازہ عشق یا سب میں دیکھوں
عشق کی تو یاد کو دیکھ
تج کا دل چاہے تو دیکھ
دیار کو دیکھ
یار کے دیدار کے طالب دار پر چوہ

دیار کو دیکھ
فیروز کو دیکھ
دیار کو دیکھ
فیروز کو دیکھ

کبیریم کبیرا تر عاشق سب کا
کام کا کو دیکھ
فتویٰ دیو و عشق کا مفتی کبیر
دس سب کو چھوڑ
عاشق کا ہوش کا باندہ یار کے
عاشق کو دیکھ

انچاپ گمان کر پیر برین
 ادا حق تشریف
 گردے بین بیماری جاؤں پیا
 حیدر تیارے
 حشمتین اور فاطمہ حیدر ایک
 پیری کی چھل رکھا
 اعدے لیکو تم کا پردہ احنام
 رکھا یارے

وہی تو بلا لٹ آ رہی تیرا حق
 آپ کیا
 دال خلیج کو مار کے اندر کیا
 غور مجا یارے
 سولی پر بندہ دھجایا
 سر سدا

عشق نے دیکھو اللہ لوگوں کی
 تاج بجا یارے
 آدم سے تب آدمی سے پوچھو
 کمان سے کیا ہے
 سچی لالک بیسی نوادین ہر نی سے
 یہ گایارے

آپ ہی مخلصین آپ ہی منظر
 آپ ہی جبار آپ ہی خدا
 آپ ہی ایک ایک کیا رنگ
 دیکھا یارے
 دیکھو نہیں بلوہ دیوار دکھا دے
 وہ جن کو سوز و غم دار دکھا دے
 لکھن تو اپنا سہارا دکھا دے
 عالم کو دین طور کا دکھا دے

خسار آتشیں گل خندان پہ عاشقو
 اس باغ سحر خیز میں بھی گل نجا بیگ
 خاموش ہوئے شمع میں ہیں چند فائدے
 عاشق کو جا ہیو کہ وہ جل جل کے ہوندا
 ایو برق عشق خرمین ہستی کو پھونک دے

ظاہر ہے سوز و غم دل پر دانہ اور شمع
 حسرت کہ جان ضامن مسکین نہان ہے

ہر کا بھید نہ پایا ضامن ہر کا بھید نہ پایا یارے
 آپ ہی پر گھٹ ہو ہر جاتی آپ میں آپ چھپا یارے
 آپ کے وہ سخن آفرین آپ کے نے افسوس
 آپ کے وہ تخت تباہی و آئینہ کیون فرمایا یارے
 جب تک تھا وہ پردے اندر سگر بھید رہا تھا چھپا
 پر گھٹ ہو کر بیکل سٹیان انت بھار پڑھایا یارے
 رٹ اور اٹ اور میں تو پیارے وہم خیال پڑھایا یارے
 ظاہر و باطن آپ ترخیں اپنا آپ دکھایا یارے

جانبہ و جھوٹا حسنا ہے آج وہ چین
 دہ افغانان بن تیری نہیں ہے
 ارے او غالب بنزل گم کیا ہے
 گر جان تو رہے تو وہ قریب ہے
 نہ عالم چین جھوٹا ہے
 یہ تو غالب بن دہ پر وہ نشین ہے
 نہ چین اور نہ دنیا مکان ہے
 مکان اپنا مکان لا مکان ہے

فقط حضرت جو اور کچھ عجیب
 سطر ہے شام جان شہنشاہ
 وہ کسی زلف شہنشاہ عین ہے
 خدا جانے کہاں وہ نازنین ہے
 نشان اسکا ہمیں ملتا نہیں ہے
 دیوان حسنا
 کدھانہ عشقان کے ہیں اس
 کہ ایک یادوں پر موی چین ہے
 مقابل اسکا کب ہو تیری دوست
 ہزاروں آہ تیرے ہر اذین ہے
 نکاح کی خواہش میں ہیں سانی
 بیا اس کے را کوئی نہیں ہے
 چون آتا جو یہ کسی نازنین دھار ہے
 اور ہر دم نام نہاد شہنشاہ
 تابہ دل کوئی جو شہنشاہ
 قلب کی ایک دہن میں گئی ہستی
 کنگان عشق کو آفہ شہنشاہ
 آج آج کیسی جان کا غنا ہے
 کل کل ہم غمیں یہ کس کا ہے
 کل کل ہم غمیں یہ کس کا ہے
 نظر فوجا وہ آج غنا ہے

| | |
|--|---------------------------------------|
| مٹو پس عشق نے کیا ہر نام | سارے عالم میں غل مجا کے مجھے |
| آشناؤں نے اس زمانے کے | گھر میں چھوڑا نہ آشنا کے مجھے |
| دور احمد ہے تیرے رخ میں عیان | آدکھا واسطے خدا کے مجھے |
| ضامن اُس نے دیا بہت دھوکا | |
| عیش دنیا کے بس دکھا کے مجھے | |
| اُس کو ملنا چاہی جس کو کہ اپنا دل ملے | جس سے رحمت دیکھو ہو اس کے دل نائل ملے |
| نکل کر تیغ جھاس کر جھک جی چاہے ترا | اور کوئی دوسرا کچھ سا اگر بسمل ملے |
| جسکے کھنوسے ضرور ہونا نہ کچھ بھی تہو | ایسے نودی کو کوئی حق ملو جاہل ملے |
| دل کو منت کسی سوا دہم ملنے لگے | گر ملے تو کیا ملے بیکار بڑ حاصل ملے |
| کھینچ کر شمشیر وہ آئے ہمارے منتل کو | ہم بھی سر کو تو ہتھیلی پر محض ملے |
| جھوٹ جاڑا مضطر یہ حق نامورون کے | ترجہ سبیل کے گلے سے بیچ کر قاتل ملے |
| کہہ نہیں سکتا ہوں تین اسرار دل کو بڑ ملا | |
| واقف اسرار ضامن اگر کوئی کامل ملے | |
| اگر حاصل تجھے حق البیقین ہے | وہ ہر دم پاس تیری نازنین ہے |
| کسین وہ ظاہر و باطن کسین ہے | کسین وہ جلوہ گر پر وہ نشین ہے |

نہاں آج کیسی جان کا غنا ہے
 کل کل ہم غمیں یہ کس کا ہے
 کل کل ہم غمیں یہ کس کا ہے
 نظر فوجا وہ آج غنا ہے

۱۰۰
 چنانچہ بن بنی اسرائیل کے ساتھ ان کا جادو
 دوسرے پیام کے بن بنی اسرائیل
 اور عیسا علیہ السلام کے ساتھ ان کا جادو
 یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کا جادو
 عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کا جادو
 عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کا جادو
 عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کا جادو
 عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کا جادو

| | |
|--|--|
| <p>دوست دوستی نہ چھوڑا ایک تار پیر ہن رات کو اختر شہابی دن کو بیتابی دل ہو نہیں جا شکایت گز وہ ہر کر ملے</p> | <p>تار جان غن کا تیرے عسکری تار اور شب ہمتا آپ کھنکھن ترین تار پردہ حسن دل کا بھی وہی ستار</p> |
|--|--|

خود غلط فہمی تھی صائن آج کو جانے تھے ہم
آج کو گوگر کے جانا آپ وہ کرتا رہے

مشق و کوشش تو هم بین کیا حسین اختیار ہے
 عیب پوشی کر با هر گم نگار و ن کی ده
 عطر و حدیقه مشام جان مضر کر عیب
 مین بون لائق نگا تو خدا هر کار ساز
 او در خیال غیر او رستی و همی پر نظر

باغچه آینه خار بوده آب همی نثار -
 کیونکه ده رحمان هر غنچه نثار -
 دانه تیری پاک هر دانه تو نثار -
 بلکه من کج و پستی من چون به چری گشتا -
 یک به ناگهان هر شعله نثار -

یاد رہے کہ یہ وہ نشین ضامن ہے یا ناٹ
بادشاہ کا مران ہے آپ وہ مختار ہے

غزل مع دوها

ربانی حال میں سیتو جاکر نامہ بر پہلے ہماری آہ و نزاری کی تو کر دیو خبر سہ

[illegible]

